بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد 46 | شمارہ 16

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
محمد نسیم خان
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن۔

9 ذی الحجہ 1417 ہجری 17 شہادت 1367 ہش 17/اپریل 97ء

ہفت روزہ بدر قادیان۔143516

اخبار احمدیہ

لنڈن ۱۴/اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت حضور پُر نور کی صحت و سلامتی، درازی عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(ادارہ)

خدا تعالیٰ نے خاص طور پر جمعہ کیلئے تاکید کی ہے

بلکہ سورۃ کا نام بھی سورۃ جمعہ رکھ دیا ہے احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید ہے

ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّھْوِ وَمِنَ التِّجَارَۃِ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ (سورہ جمعہ رکوع ۲)

ترجمہ: اے مومنو جب تم کو جمعہ کے دن نماز کیلئے بلایا جائے (یعنی نماز جمعہ کیلئے) تو اللہ کے ذکر کیلئے جلدی جلدی جایا کرو، اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے۔ اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور جب یہ لوگ تجارت یا کھیل کی بات دیکھتے ہیں تو تجھ سے الگ ہو کر اس کی طرف چلے جاتے ہیں اور تجھ کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں تو ان سے کہہ دے جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل کی بات بلکہ تجارت سے بھی اچھا ہے اور اللہ بہتر رزق دینے والا ہے۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَن سَلمَانَ الفارسیّ قال قال رسُول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَن اغتسل یومَ الجُمُعۃِ وتطھَّرَ لِما استطَاعَ مِن طُھرٍ ثُمَّ دَھَنَ اَوْمَسَّ مِن طِیبٍ ثُم رَاحَ ولَم یُفرِّق بینَ اثنینِ فصلیٰ ماکُتِبَ لَہٗ ثُمَّ اذا خرجَ الامامُ انصتَ غُفِرَلَہٗ مَابینہٗ ومَا بینَ الجمعۃ الاخری (بخاری کتاب الجمعۃ)

ترجمہ: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے۔ اور ممکن حد تک پاکیزگی اور نظافت حاصل کرے تیل اور خوشبو لگائے اور پھر مسجد کی طرف روانہ ہو مسجد میں دو آمیوں کے درمیان زبردستی جگہ بنا کر نہ بیٹھے اور جس قدر اس پر نماز فرض ہے پڑھے تو اس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

عن ابی ھریرۃَ قال قال النبیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذاکان یوم الجُمعۃِ وقفتِ الملٰئکۃُ علی باب المسجد یکتبون الاوّل فالاوّل ومثلُ المھجرِ کمثل الذی یھدی بدنۃً ثم کالذِی یھدی بقرۃً ثُمَّ کبشاً ثم دجاجۃً ثم بیضۃً فاذا خرج الامامُ طَوَوا صُحفھمُ ویستمِعون الذکر (بخاری کتاب الجمعۃ)

ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پہلے اور بعد میں آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں پس جو شخص اول وقت میں آتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرے اس کے بعد آنے والا اس کی مانند جو گائے کی قربانی دے اور بعد ازاں دنبہ پھر مرغی اور آخری وقت میں آنے والا انڈا صدقہ دینے والے کیطرح ہے۔ پھر جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے تو ملائکہ اپنے کھاتوں کو بند کر دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا دن ہی نہیں بلکہ وہ تجدید احکام اسلام کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتے ہیں اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں اس دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے کہ وہ مسجد میں جائے اور دینی وصایا کو سنے اور ایمان کو تازہ کرے اور اپنی معلومات کو بڑھائے۔

جمعہ مسلمانوں کیلئے دو قسم کے غسل کا دن ہے ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار کے بعد لباس التقویٰ پہنا جاتا ہے اس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا ہے اور ہدایتوں کو سنتا رہے اور گھر میں توبہ نصوح کا تحفہ لاتا ہے اس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے اور جمعیت باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں ایک اشارہ ہے۔ علاوہ اس کے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے اور اس سے زیادہ کیا ہو گا کہ خدا تعالیٰ نے خاص طور پر جمعہ کیلئے تاکید کی ہے بلکہ سورۃ کا نام بھی سورۃ جمعہ رکھ دیا اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید ہے۔

(منقول از درخواست واشتہار برائے تعطیل جمعہ مجریہ یکم جنوری ۱۸۹۶ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله

ہفت روزہ بدر قادیان البدر 17/ اپریل 1997

فیشن کے رنگ میں برائی پر پابندی

(۴)

گزشتہ گفتگو میں ہم دوسرے مذاہب کے حوالہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ ہندوازم کی بنیادی کتاب وید اور یہودیوں وعیسائیوں کی بنیادی کتاب بائبل ہر دو اپنے اپنے دور میں شراب کے حلال ہونے کے نہ صرف فتوے دیتے چلے آئے ہیں بلکہ بقول ان کے انبیاء معجزانہ طور پر بھی شراب بنایا کرتے تھے۔

رُوئے زمین پر صرف اور صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو نہ صرف شراب کے حرام ہونے کا فتویٰ دیتا ہے بلکہ حُرمت کا فلسفہ بھی بیان کرتا ہے اسلام سے قبل اہل عرب بھی پانی کی طرح شراب کا استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ جب تک قرآن مجید نے شراب کو حرام نہیں قرار دیا تھا مسلمان شروع شروع میں عرب کے دستور کے مطابق شراب پی لیتے تھے پھر مذاہب کی تاریخ میں شراب کی حُرمت کا یہ پہلا حکم قرآن مجید میں اس طرح نازل ہوا۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا۔ (بقرہ۔۲۲۰)

ترجمہ :۔ (اے محمد مصطفی ﷺ) لوگ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں (کہ ان کے بارہ میں کیا حکم ہے) تو کہہ دے ان میں نقصان بھی ہے اور لوگوں کیلئے بے شک منافع بھی ہے لیکن ان کا نقصان ان کے نفع سے زیادہ ہے۔

پھر فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (مائدہ: ۹۱۔۹۲)

اے مومنو شراب، جوا، چڑھاوے کی جگہیں اور لاٹری یہ سب شیطانی کاموں میں سے ہیں ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دُشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو ذکر الٰہی اور نماز سے روک دے۔

دنیا کی مذہبی تاریخ میں یہ پہلا حکم تھا جس کے ذریعہ آنحضرت ﷺ کے مبارک دور میں شراب کو نہ صرف حرام قرار دیا گیا بلکہ اس کی حُرمت کے عقلی دلائل بھی نہایت وضاحت سے بیان فرمائے گئے کہ دیکھو شراب میں فوائد بھی ہیں اس کے ذریعہ بہت سے لوگ اپنے کاروبار کو چمکاتے ہیں اس کے ٹیکس سے حکومتوں کے بہت سے اخراجات چلتے ہیں فرمایا بے شک اس میں مالی فائدہ بھی ہے لیکن مجموعی طور پر وسیع النظری سے دیکھا جائے تو اس کے نقصانات اس کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ گھروں کے گھر تباہ ہو جاتے ہیں۔ زمینیں جائدادیں بک جاتی ہیں۔ اس کے پینے کے بعد جب انسان مدہوش ہو کر دوسروں کو غصہ دلانے والی حرکتیں کرتا ہے، دوسروں کی عزتوں پر ہاتھ ڈالتا ہے۔ بے حیائیوں کو پھیلاتا ہے۔ تو ظاہری دشمنیاں اور اندرونی کینے پننے لگتے ہیں خاندان ٹوٹ جاتے ہیں، رشتے داریاں منقطع ہو جاتی ہیں، غریب جو اس منحوس چیز کا عادی ہو جاتا ہے جب اپنے گھر کے بنیادی اخراجات کو نہیں چلا سکتا اور شراب پیتا ہے تو گھر میں لڑائی جھگڑے۔ اور فتنہ و فساد پرورش پاتے ہیں۔ اور پھر ایسے گھر اور ایسا معاشرہ جو شرابی ہو، ذکر الٰہی اور نماز کا پابند کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا کہ شراب ایک تو معاشرے میں دشمنی اور عداوت پیدا کرتی ہے اور دوسرے ذکر الٰہی اور نماز اور عبادت سے روک دیتی ہے۔

شراب کے حرام ہونے کے متعلق اس قرآنی ارشاد کا ابتدائی دور کے ان مسلمانوں پر کیا اثر ہوا اس کا تذکرہ حدیث کی مستند کتاب صحیح مسلم میں کچھ اس طرح ہوا ہے۔ اس واقعہ کا تفصیلی ذکر ہم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے خلیفہ دوم سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ کی تفسیر کبیر سے کرتے ہیں۔

"حضرت انسؓ جو رسول کریم ﷺ کے خدام میں سے تھے بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن جو طلحہؓ کے مکان پر مجلس شراب لگی ہوئی تھی اور بہت سے دوست جمع تھے۔ میں شراب پلا رہا تھا دور پر دور چل رہا تھا۔ نشہ کی وجہ سے ان کے سر جھکنے لگے تھے کہ اتنے میں گلی میں کسی نے آواز دی کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اٹھ کر دریافت کرو کہ یہ بات درست بھی ہے یا نہیں۔ مگر بعض دوسروں نے کہا کہ نہیں پہلے شراب بہادو پھر دیکھا جائے گا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں شراب کا برتن توڑ کر شراب بہادوں۔ چنانچہ میں نے ایک سونٹا مار کر وہ گھڑا جس میں شراب تھی توڑ دیا۔ اور اس کے بعد وہ لوگ کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا اثر لوگوں کے دلوں پر کیا تھا۔ مجلس شراب میں جب کہ لوگ نشہ میں ہیں ایک شخص کے خبر دینے پر بلا تحقیق شراب کا بہا دینا کوئی معمولی بات نہیں اس کی اہمیت کو وہ اقوام زیادہ سمجھ سکتی ہیں جو شراب کی عادی ہیں۔ کیونکہ جب دور سے دیکھنے والے ان کی اس حالت کو عجیب حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو خود ان کے دل اس حالت کی خصوصیت کو اچھی طرح محسوس کرتے ہونگے۔ اس واقعہ کو دوسرے مذاہب اور دوسرے تمدنوں اور قوانین کے اثرات کے ساتھ ملا کر دیکھو کہ کیا دونوں میں زمین و آسمان کا فرق نہیں۔ آج جب کہ سائنس اور علوم طبعیہ شراب کی مضرت کو ثابت کر رہے ہیں اور شراب کے ترک کرنے میں ملکی بہبودی اور مالی فراخی کی بھی امید ہے۔ پھر بھی لوگ شراب چھوڑنے کے لئے تیار نہیں لیکن عرب کا مخمور مسلم ایک راستہ پر چلنے والے کی اکیلی آواز سن کر کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ شراب کے مٹکوں کو توڑ کر مدینہ کی گلیوں میں شراب ہی کا دریا بہا دیتا ہے۔ اللّٰھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔
(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۴۹۲)

کیوں نہ ہو جو بات خدا کی طرف سے آتی ہے اور خدا رسیدہ کی زبان سے نکلتی ہے اور دل کی گہرائیوں سے پھوٹتی ہے۔ وہ ایک ایسا عجیب اثر دکھاتی ہے۔ جس سے دنیا کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ لیکن اگر برائیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی نیت تو نہ ہو البتہ ظاہری دکھاوے اور بناوٹ سے یا مفاد پرستی کے جذبہ کے تحت برائیوں کو ختم کرنے کا اعلان کیا جائے تو اس کے متعلق بس اتنا ہی کہنا پڑے گا کہ یہ صرف فیشن کے رنگ میں برائی پر پابندی ہے اور بس۔۔۔!

پس ضروری ہے کہ اسلام کی شفا بخش روحانی تعلیمات کی طرف رجوع کیا جائے۔ ہم نے مثال کے طور پر صرف ایک برائی جس کا تعلق منشیات سے ہے کو پیش نظر رکھ کر اسلام اور دیگر مذاہب کا موازنہ کر کے اسلام کی پُر اثر تعلیم کو بیان کیا ہے۔ ورنہ آپ کوئی بھی اچھائی یا برائی لے لیں قرآن مجید نے جس رنگ میں اچھائیوں کو اختیار کرنے اور برائیوں سے نفرت کرنے کی تلقین کی ہے اس کی مثال کہیں اور ملنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے!!

(منیر احمد خادم)

مختلف جماعتوں میں جلسہ مصلح موعودؓ

بھارت کی درج ذیل جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں یوم مصلح موعودؓ ۲۰؍ فروری ۱۹۹۷ء کے مبارک موقع پر شایان شان طریق پر اجلاسات منعقد کر کے پیشگوئی مصلح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں اور اس کی ایمان افروز صداقت پر روشنی ڈالی۔ عدم گنجائش کے باعث تفصیلی رپورٹیں تو شائع نہیں کی جاسکتیں البتہ بغرض دعا ان جماعتوں کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ قادیان۔ کلکتہ۔ مونگیر (بہار) کرڈاپلی (اڑیسہ) شورت (کشمیر) جموں۔ پنگاڑی۔ کڈلائی (کیرلہ) یادگیر کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) بھدروہ۔ کٹک (اڑیسہ) دہلی۔ کالابن (جموں) برہ پورہ۔ کھنار۔ شیرلہ (ساونت واڑ مہاراشٹر) ساگر (کرناٹک) امروہہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد۔ لجنہ اماء اللہ دہلی۔ کانپور (یوپی) سورب (کرناٹک)۔ آسنور (کشمیر) کٹک (اڑیسہ) شاہجہان پور (یوپی) چارکوٹ۔ قادیان۔ حیدر آباد۔ ساگر (کرناٹک) ہبلی (کرناٹک) گوہالیپور (اڑیسہ) بھدرواہ (کشمیر) میلاپالم (کیرالہ) شنکرن کوئل (کیرالہ) چنتہ کنٹہ دھنواں ساہی (اڑیسہ) ٹوٹی کورین (کیرالہ) کوڈالی (کیرالہ) کیرنگ (اڑیسہ) بھدرک (اڑیسہ) سورو (اڑیسہ) کیندرہ پاڑہ (اڑیسہ) پٹنہ (بہار) بھاگلپور۔ برہ پورہ (بہار) راٹھ و مسکرا۔ جے پور۔ پنکال (اڑیسہ) کرڈاپلی (اڑیسہ) محی الدین پور (اڑیسہ) کو سمبی (اڑیسہ) کروناگاپلی۔ خان پور ملکی (بہار)۔ کرڈاپلی۔ پنکال (اڑیسہ) بنگلور۔

نماز جنازہ غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸؍ فروری کو نماز جمعہ کے بعد درج ذیل افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

۱۔ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر ربوہ مبلغ سلسلہ۔ ۲۔ مکرمہ سلیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف احمدی۔ والدہ منیر الاسلام یوسف مبلغ انڈونیشیا۔ ۳۔ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی۔ ۴۔ مکرم چودھری محمد حسین صاحب سابق خادم مسجد مبارک ربوہ۔ ۵۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ والدہ ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب۔ ۶۔ مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ بنت خواص خاں صاحب مرحوم آف پشاور۔ ۷۔ مکرمہ ڈاکٹر رضیہ صاحبہ اہلیہ میجر ولید منہاس صاحب۔ ہمشیرہ نسبتی کیپٹن سجاد صاحب۔ (ادارہ)

معززین جموں کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تحفہ

جموں۔ ماہ فروری میں جموں میں ڈی آئی جی پولیس C.I.D جموں کشمیر جناب جاوید مخدومی صاحب کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور دیگر اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا جو آپ محترم نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

۲۶؍ فروری کو انسپکٹر جنرل پولیس C.I.D جموں و کشمیر جناب راجندر تکو صاحب کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا جناب تکو صاحب نے اسے قبول کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر خاکسار کے ساتھ محترم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قائد علاقائی صوبہ کشمیر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (عبدالحکیم وانی آسنور کشمیر حال جموں)

اعلان

از طرف نظامت قضاء

دعویٰ محترمہ عطیہ ظفر صاحبہ ساکن کانپور
مکرم محمد اسد اللہ صاحب بنگلور حال مقیم بلاری (کرناٹک)

مکرم محمد اسد اللہ صاحب کو نظامت قضاء کی طرف سے محترمہ عطیہ ظفر صاحبہ کے دعویٰ کی نقل جواب دعویٰ بھجوانے کیلئے بھجوائی گئی تھی باوجود بار بار یاد دہانی کے محمد اسد اللہ صاحب نے نظامت قضاء سے تاحال رابطہ قائم نہیں کیا ہے۔ اعلان ہذا کے ذریعہ محمد اسد اللہ صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں نظامت قضاء قادیان سے ایک ماہ کے اندر اندر رجوع کریں۔ بصورت دیگر عدم تعاون اور عدم پیروی کی وجہ سے ان کے خلاف یکطرفہ فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اور کوئی عذر قبول نہ کیا جائے گا۔

(قاضی سلسلہ احمدیہ)

خطبہ جمعہ

اس سال یہ فیصلہ کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ برائیوں کے شہر کو چھوڑ کر نیکیوں کے شہر کی طرف حرکت شروع کر دیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۷، فروری ۱۹۹۷ء مطابق ۷، تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدرؔ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑧
وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑨
اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑩ (سورہ الزمر: ۸ تا ۱۰)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ جمعہ کا دن ہے جس دن تمام دنیا میں اس کثرت سے نمازی مساجد میں اکٹھے ہوتے ہیں کہ تمام سال کسی اور موقع پر ایسا مساجد کا اجتماع دکھائی نہیں دیتا۔ یہ زیادہ سے زیادہ وہ تعداد ہے جن کو نماز پڑھنے کی توفیق تو ہے مگر دوران سال یہ اس توفیق سے فائدہ نہیں اٹھاتے رہے۔ کچھ وہ ہیں جو ہمیشہ آنے والے ہیں اور ان کا مسجد سے تعلق ایک دائمی تعلق ہے جو کبھی کٹ نہیں سکتا۔ رمضان آئے یا رمضان گزر جائے قطع نظر اس سے وہ اپنے رب سے تعلق رکھتے ہیں جو ہمیشہ رہتا ہے اور اس بناء پر ان کا مساجد سے تعلق ایک دائمی تعلق ہے کسی موسم کا محتاج نہیں۔ لیکن جو آج آئے ہیں وہ بھی خدا ہی کی خاطر آئے ہیں اور کئی امنگیں لے کر آئے ہیں۔ کئی ان میں سے یہ سوچ کر آئے ہیں کہ شاید یہ ایک ہی جمعہ ہمارے گزشتہ سال کے خلاؤں کو بھر دے۔

آج خصوصیت سے ایسے دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے میں نے ان آیات کریمہ کا انتخاب کیا ہے جن کا میں نے ترجمہ ابھی پڑھنا ہے، خاص طور پر میں ان کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ بعض دفعہ ایک جمعہ بھی گزشتہ ایک سال ہی کے نہیں گزشتہ تمام عمر کے خلاؤں کو بھر سکتا ہے، ایک لمحہ بھی ایسا کر سکتا ہے، وہ رات بھی جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں یہی تو کام کرتی ہے کہ ساری زندگی کے خلاؤں کو بھر دیتی ہے۔ مگر اس کی کچھ شرطیں ہیں اور ان شرطوں میں سے سب سے اہم بنیادی شرط اس سورہ لیلۃ القدر کے آخر پر بیان ہوئی ہے کہ "هی حتی مطلع الفجر"۔ مطلع الفجر اس کے بعد ضروری ہے۔ وہ رات پھر قائم نہیں رہا کرتی۔ اور جو فجر ہے وہ اتنی لمبی ہے کہ ساری زندگی کے لمحوں پر حاوی ہو جاتی ہے۔ پس یہ امیدیں بے سود نہیں، فرضی نہیں، گمان کی نہیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ایک جمعہ بلکہ چند لمحات بھی انسانی زندگی کے تمام خلاؤں کو بھر سکتے ہیں لیکن ان شرطوں کو پورا کرنا چاہئے جو قرآن کریم نے کھول کھول کر بیان فرمائیں اور محض بخشش پر نظر نہیں بلکہ توبہ کے تقاضوں کو بھی پورا کرنا چاہئے۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ وہ جو آج کے مہمان ہیں محض آج ہی کے مہمان نہیں رہیں گے بلکہ ہمیشہ کے لئے مساجد سے اپنا تعلق جوڑ لیں گے اور جب مساجد سے ان کا تعلق جڑے گا تو لازماً خدمت دین کے مختلف مواقع بھی ان کو میسر آئیں گے اور زندگی پہلے سے بہت بہتر ہو جائے گی۔ پس صاف، سادہ، ستھرے لفظوں میں قرآن کریم کی ان آیات کے حوالے سے میں ان کو کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

پہلی بات تو یہ "ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم و لا یرضی لعبادہ الکفر"۔ کہ یاد رکھو اگر تم ناشکری کرو یا خدا کا انکار کردو دونوں صورتوں میں اللہ تو غنی ہے وہ تمہارا محتاج نہیں۔ تم اگر تمام تر بھی خدا سے پیٹھ پھیر کے چلے جاؤ تو وہ جو عالمین کا رب ہے اسے ایک دور کے چند آدمیوں کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کی لاپرواہی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تمہاری بھلائی میں اسے کوئی دلچسپی نہیں۔ فرمایا "و لا یرضی لعبادہ الکفر"۔ تمہیں اجازت تو دے رکھی ہے کہ چاہو تو کفر اختیار کر جاؤ کیونکہ یہ جو انسانی زندگی کا ماحصل ہے وہ اس اختیار سے وابستہ ہے چاہو تو یہ کرو چاہے تو وہ کرو۔ پس خدا تعالیٰ زبردستی تو تمہیں کسی نیکی پر قائم نہیں فرمائے گا اور اگر تم چلے جاؤ تو اس کو پرواہ بھی کوئی نہیں، اس کا کوئی نقصان نہیں مگر چاہتا یہ ہے کہ تم کفر سے بچ جاؤ۔ "و لا یرضی لعبادہ الکفر" اپنے بندوں کے کفر پر خدا راضی نہیں ہوتا۔ اسے پسند نہیں آتا کہ اس کے بندے ہو اور شیطان کے بندے بن جائیں "و ان تشکروا یرضہ لکم" اور اگر تم شکر کرو تو وہ تم سے بہت راضی ہوگا اور یاد رکھنا "و لا تزر وازرۃ وزر اخری"۔ خدا تعالیٰ سے جو رضا تم نے چاہنی ہے اس میں تمہارے کوئی رشتے، کوئی تعلق کام نہیں آئیں گے۔ کسی کی اولاد ہو یہ نہیں دیکھا جائے گا۔ کن بڑے لوگوں سے تمہارا تعلق ہے یہ بات خدا تعالیٰ کے حضور قابل پذیرائی ہی نہیں ہے۔ کوئی اس کا تعلق تمہاری بخشش سے نہیں۔ "لا تزر وازرۃ وزر اخری"۔ یہ ایک ایسا دائمی قانون ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی اور کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ پس یاد رکھو اگر تم نے خدا کو راضی کرنا ہے تو لازماً تمہیں خود اس رضا کے حصول کے لئے کچھ کرنا ہوگا۔ "ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون" اور یاد رکھو تم میں سے ہر ایک نے اپنے رب کے حضور واپس لوٹ کر جانا ہے اس لئے یہ گمان کہ دنیا میں ہم غفلت کی حالت میں وقت گزار بھی دیں تو کیا فرق پڑتا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اچھی طرح ہوش سے اس بات کو سن لو کہ تم نے لازماً خدا کے حضور جانا ہے اور اس قانون کے ساتھ جاؤ گے کہ "لا تزر وازرۃ وزر اخری" کہ تمہارا نہ عزیز، نہ رشتے دار، نہ دوست، نہ کوئی بزرگ، نہ اولاد، کوئی تمہارے کام نہیں آئیں گے۔ تمہیں خود اپنا حساب دینا ہوگا، اپنے معاملات کو خدا تعالیٰ کے حضور رکھنا ہوگا اور اس میں تم پوچھے جاؤ گے۔ "ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم تعملون" اس وقت وہ تمہیں بتائے گا کہ تمہارے اعمال کیا حقیقت کی تھی، تم زندگی میں کیا کرتے رہے۔ اور جن باتوں کو تم اچھا سمجھتے تھے ان کی اصل حیثیت کیا تھی۔ اچھی تھی یا بری تھی یہ سارے مسئلے قیامت کے دن حل ہوں گے۔

فرمایا "انہ علیم بذات الصدور" یاد رکھنا تمہارے سینوں کی گہرائیوں تک خدا واقف ہے۔ یہ گمان دل سے نکال لو کہ کوئی کام اس سے چھپ کے بھی کر سکتے ہو۔ کوئی ایسی زندگی بھی گزار سکتے ہو جس کا خدا کو علم نہیں اس لئے قیامت کے دن تم پرسش سے بچ جاؤ گے۔ فرمایا وہ سینوں کے اندر چھپے ہوئے رازوں سے بھی واقف ہے۔ "ذات الصدور" کا مطلب ہے جو کچھ بھی سینوں میں ہے، سینے والی باتیں مراد ہے۔ "و اذا مس الانسان ضر دعا ربہ منیباً الیہ" یہ ایک دائمی انسانی فطرت کا بیان ہے کہ وہ کیسے خدا تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے۔ وہ لوگ جو عام طور پر خدا کو بھول جاتے ہیں وہ لوگ جن کی زندگی میں خدا کا کوئی عمل دخل نہیں رہتا خدا ان کی یادوں سے بھی باہر نکلا رہتا ہے۔ دنیا کے کاموں میں معروف، دنیا کی عزتوں کا پیچھا کرتے ہوئے، دنیا کے اموال کی پیروی کرتے ہوئے، ان کی ساری زندگی

ضائع چلی جاتی ہے۔ ہاں جب تکلیف پہنچتی ہے "اذا مس الانسان ضر" جب بھی کوئی تکلیف انسان کو چھو جائے "دعا ربه منيباً اليه" وہ اللہ کی طرف جھکتا ہوا اس کے حضور گریہ و زاری کرتا ہے یا اس کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ "دعا ربه" میں گریہ و زاری کا مضمون ظاہراً تو نہیں مگر شامل ہے۔ جب تکلیف ہو تو انسان گریہ و زاری ہی کے ساتھ دعا کیا کرتا ہے۔ "ثم اذا خوله نعمة" پھر جب اللہ تعالیٰ اسے کوئی نعمت عطا فرما دیتا ہے "نسی ما کان یدعوا" بھول جاتا ہے کہ وہ کیا دعائیں کیا کرتا تھا یا کون سی دعائیں اس نے کی تھیں جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ایک مصیبت کو ایک رحمت میں تبدیل فرما دیا۔ "وجعل لله انداداً ليضل عن سبيله" اور وہ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اور اس حد تک ٹھہرانے لگتا ہے کہ دوسروں کو بھی اس راہ سے گمراہ کر دے "قل تمتع بكفرك قليلاً انك من اصحاب النار" تو کچھ دیر بے شک ان باتوں میں جو زندگی کے مزے لوٹ سکتا ہے لوٹ لے لیکن یاد رکھ کہ آخر آگ کا عذاب تیرے مقدر میں ہے تو اس سے بچ نہیں سکتا۔

اب یہ روزمرہ کی باتیں ہیں لیکن روزمرہ ہی انسان ان باتوں کو بھلائے رکھتا ہے۔ اکثر جو مزے سے بےتعلق رہنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کی زندگی بسا اوقات اپنے ہی معاملات کی جستجو میں کھوئی جاتی ہے، بالکل مگن ہو جاتی ہے۔ بیوی بچے ہیں، رہن سہن ہے، مکان، جائیدادیں، نوکریاں، دنیا کے کام اور پھر جو کچھ حاصل ہوتا ہے اسے اپنے عیش و عشرت اور لطف کے حصول کے لئے انسان بےانتہاء خرچ کرتا ہے۔ جب جتنی توفیق ہو خرچ کرتا چلا جاتا ہے اور دنیا کی زندگی کا جو لطف ہے وہ اسے شراب کی طرح مدہوش رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ سب کچھ مل گیا تو میری زندگی کامیاب ہے اس لئے وہ ضرورت محسوس نہیں کرتا اس خدا کی طرف جھکنے کے لئے جو رب ہے جس کی ربوبیت کے نتیجے ہی میں اسے یہ سارے فیض ملتے ہیں۔ ہاں جب کوئی تکلیف پہنچے، کوئی حادثہ ہو جائے، کوئی بیماری آ جائے یا بعض دفعہ بعضوں کے کاروبار اچانک تباہ ہونے لگتے ہیں، اور بڑی مشکلات درپیش ہوتی ہیں، چٹیاں پڑ جاتی ہیں یا ویسے دنیا کے مصائب کی چکی میں انسان پیسا جاتا ہے، مظالم کا شکار ہو جاتا ہے یہ سارے وہ ہیں جن کو "ضر" کے لفظ کے تابع بیان فرمایا گیا اس وقت انسان خدا کی طرف جاتا ہے خواہ کیسا ہی دہریہ کیوں نہ ہو کیسا ہی بےتعلق کیوں نہ ہو۔ دراصل یہ مضمون ہے "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" والا۔ جب انسان غرق ہونے لگے تو جانتا ہوا بھی کہ تنکا مجھے کچھ فائدہ نہیں دے گا تنکا بھی نظر آئے تو اس پر ہاتھ مار دے گا۔ تو اگرچہ ان کا خدا سے تعلق ایک سرسری سا تعلق ہوا کرتا ہے ان کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر، اس کی قدرتوں پر ایمان ایک کھوکھلا سا ایمان ہے مگر جب کچھ بھی دکھائی نہ دے تو پھر انسان اس ایمان پر ہاتھ مارتا ہے جسے وہ بےحقیقت اور کھوکھلا سمجھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی حالت میں اس کی بےقراری کے پیش نظر ہم سن بھی لیتے ہیں اور اس کی مصیبتیں دور فرما دیتے ہیں اور ان مصیبتوں کی جگہ اس کے لئے راحت اور آرام کے سامان کرتے ہیں۔ جب یہ کچھ ہو جائے تو پھر وہ شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ یہ مضمون کیوں پیدا ہوتا ہے۔ جب اس نے دعا کی اور دعا قبول ہو گئی تو پھر کیوں خدا کے سوا کسی اور طرف جھکتا ہے۔ اس کا جواب دراصل اس آیت کے پہلے حصے میں دیا جا چکا ہے۔ اس کو محض مجبوری ہے اور سخت انتہاء کی بےاختیاری ہے جو خدا کی طرف جانے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر خدا پر اعتقاد ہوتا، یقین ہوتا، ایمان ہوتا تو اس کی ساری زندگی اللہ سے تعلق میں کٹتی۔ اللہ تعالیٰ سے پیار اور محبت کے سلسلے ہمیشہ استوار رہتے۔ پس وہ عارضی طور پر جب گیا ہے تو دراصل ایمان نہیں ہے ویسی ہی بات ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"۔ وہ ہاتھ مارتا ہے اور جب تنکا، اسے جسے وہ تنکا سمجھ رہا ہے، بچا لیتا ہے تو یقین کرتا ہے کہ تنکا تو بچا سکتا ہی نہیں یہ میری ہی کوئی چالاکی ہے جو میرے کام آئی ہے۔ بدلتے ہوئے حالات کی توجیہات اور کرنے لگتا ہے۔ وہ کہتا ہے دیکھو اس مصیبت میں میں پھنسا تھا پھر فلاں دوست کام آ گیا، میرے فلاں تعلقات کام آ گئے۔ مجھے ایسی ترکیب سوجھی کہ میری ڈوبتی بزنس اچانک ابھری اور بہت کامیاب تجارب میں تبدیل ہو گئی۔ تمام COMPLEMENTS، تمام وہ جو قابل تعریف باتیں ہیں وہ اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا چلا جاتا ہے اور لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہے کہ دیکھو ہوشیار اور چالاک آدمی دیکھو کس کس مصیبت سے بچ کے نکل آتا ہے اس سے وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اور دراصل دہریہ وہ پہلے بھی تھا اب بھی ہے کیونکہ وہ خدا جس کی قدرتوں پر یقین ہو اس کے ساتھ انسان بےتعلق نہیں رہ سکتا، یہ آپ کے لئے سمجھنا ضروری ہے۔

بہت ہی اہم گہرے نفسیاتی نکات ہیں جو ان آیات نے پیش کئے۔ مراد یہ ہے کہ **تم اگر روزمرہ کی زندگی میں اللہ سے بےتعلق رہتے ہو تو یہ تمہارا وہم ہے کہ تم خدا کے قائل ہو۔** دنیا میں جہاں بھی تمہارے مطالب حل ہوتے ہوں تو وہاں پہنچتے ہو اور ان چوکھٹوں کے حضور سر جھکاتے ہو جو دنیا کی چوکھٹیں ہیں، بڑے بڑے سیاست دانوں کے ساتھ دوستی پر ہی فخر ہو رہا ہے اور یہ تعلق اتنا بڑھا لیا جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے لوگ اپنی جانیں قربان کر دیتے ہیں۔ مگر قربان کیوں کرتے ہیں؟ اپنی انا کی خاطر کہ یہ ہمارا تعلق والا ہے اور اس کی وجہ سے ہماری بڑائی ہے۔ پس اس کو نقصان پہنچے تو ہمیں بھی نقصان پہنچتا ہے لیکن بےحقیقت باتیں ہیں۔ پاکستان کے الیکشن میں پچھلے دنوں میں بعض لوگوں نے خودکشیاں کرلیں، بعضوں نے خود سوزی کر لی، آگ میں جل گئے کہ فلاں جو ہمارا محبوب تھا وہ کیوں نہ آیا اور وہ دوسرا کیوں طاقت میں آگیا، تو یہ دنیا کی زندگی کی لغتیں ہیں اس کے سوا ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔

پس اگر انسان جن کو بڑا سمجھتا ہو ان کے ساتھ یہاں تک سلوک کرتا ہے اگر واقعتاً خدا پر یقین ہو اور خدا کو حقیقتاً بڑا سمجھتا ہو تو کیسے ممکن ہے کہ خدا کی بڑائی سے تو مونہہ موڑے رکھے اور خدا کی طرف ہمیشہ روزانہ جب بھی نماز کا وقت آئے پیٹھ پھیر کر دنیا کی طرف چلا جائے اور پھر بھی اس کا خدا پر یقین قائم اور خدا کو بڑا سمجھ رہا ہے۔ پس یہ جھوٹ ہے، یہ جھوٹ کی زندگی ہے اس کی طرف متوجہ ہونا اس لئے ضروری ہے کہ امر واقعہ یہ ہے کہ جانا پھر وہیں ہے جس خدا نے ہمیں پیدا کیا، جہاں سے ہم آئے تھے اور جو نعمتیں ہمیں عطا ہوئیں اسی خدا نے عطا فرمائیں جو رب العالمین ہے اور ان نعمتوں کے حصول کے باوجود ناشکری کی زندگی تو بہت ہی ناپسندیدہ زندگی ہے۔

ایک طرف دنیا کا انسان جو تمہیں کچھ دے سکتا ہے بسا اوقات نہیں بھی دیتا تو اس کی چوکھٹ پر سر جھکتے چلے جاتے ہو۔ کتنے سیاستدان ہیں جنہوں نے دنیا کو، واقعتاً اپنے پیچھے چلنے والوں کو کچھ عطا کیا ہے، صرف ایک فخر ہی کا احساس ہے۔ یہ یقین ہے کہ ہم بڑے ہیں کیونکہ ہمارا دوست بڑا ہے، ہم اس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مگر دیتے کب ہیں کچھ۔ اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے جس نے تمہاری زندگی کے سارے سامان پیدا فرمائے اس کا شکر کا تصور تک تمہارے دل میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی عبادت کو یہ سمجھتے ہو کہ اتنا بوجھ ہے کہ مصیبت پڑ گئی ہے اس لئے سال کا ایک۔ جمعہ بھی اس لئے پڑھا جاتا ہے کہ چلو سارا سال نہ سہی اس ایک جمعہ سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جائے گا۔ نہ کوئی خرچ کرنا پڑا نہ کوئی مصیبت اٹھانی پڑی، مفت کا یار کمایا گیا اور کیا چاہئے۔

اور دراصل بہت سے علماء بدقسمتی کے ساتھ لوگوں کو اس طرف، ان غلط راہوں کی طرف لے جاتے ہیں یہ تصور پیش کرتے ہیں کہ خدا تو بڑا رحیم و کریم ہے کیا مصیبت پڑی ہے اس کی راہ میں محنتیں کرنے کی۔ جمعۃ الوداع میں اگر تم چلے جاؤ اور، جمعہ کے بعد عصر تک دعائیں کرو تو تمہاری سارے سال کی خطائیں ہی نہیں ساری زندگی کی خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ پس جمعۃ الوداع کی برکتیں، اس کی عظمتیں بیان کر کرکے وہ بےوقوفوں کی عقلیں مار دیتے ہیں، جو کچھ تھوڑی سی عقل ہے اس کا بھی ستیا ناس کر دیتے ہیں اور قرآن کریم کے اس مضمون سے بالکل منافی تعلیم دے رہے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے کہ یاد رکھو عارضی طور پر اگر تم میرے پاس آؤ گے میں سن بھی لوں گا تو یاد رکھنا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوگی۔ میرے پاس آکر اگر میرے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے تو پھر تم دائمی میرے ہو کر رہو گے۔ لیکن آئے اور چلے گئے، یہ قطعی اس بات کی دلیل ہے کہ تم اپنے وقتی فائدے کی خاطر آئے تھے، تمہارا میری ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کے متعلق فرمایا "ينبئكم بما كنتم تعملون" اللہ تعالیٰ تمہیں بتائے گا پھر کہ تمہارے اعمال کیا تھے۔ اور آخر دوسری آیت میں یہ نتیجہ نکالا ہے اے ایسے انسان "انك من اصحاب النار" تو آگ کا ایندھن ہے، اس کے سوا تیرا کوئی مقدر نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تو یہ نقشہ کھینچ کر آگ کا انجام دکھا رہا ہو اور مولوی کہہ رہے ہوں کہ کوئی فکر کی بات نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرلو پھر جو چاہے کرتے پھرو سب کچھ اجازت ہے، اور وہ گناہ جو خدا نہیں بخش سکتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

وسلم بخشوا لیں گے۔ یہ تصور جس قوم کو دے دیا جائے اس کا دین بھی گیا، اس کی دنیا بھی گئی، کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا۔

پس بحیثیت احمدی آپ بیدار ہوں۔ اگر آپ نمازیں نہیں پڑھتے رہے تو یہ جمعہ خدا کرے آپ کے کام آ جائے۔ مگر آئے گا اس طرح کہ اس جمعہ کے بعد آپ کی کیفیت بدل جائے پھر آپ ہمیشہ خدا ہی کے ہو جائیں یا ہونا شروع ہو جائیں۔ خدا کا ہو جانا تو ایک بہت بڑا کام ہے، بہت ہی بڑا دعویٰ ہے لیکن ہونا شروع ہو جانا تو کوئی مشکل کام نہیں۔ ایک سمت میں آپ کچھ قدم اٹھائیں، تھوڑا بہت اس کی طرف جانا شروع کریں تو باقی کام پھر اللہ خود سنبھال لیتا ہے۔ پس میں آپ کو سمجھاتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں سفر جو ہے وہ مشکل کام نہیں ہے۔ آج کے جمعہ کی برکت سے آج اپنے لئے دعائیں کریں، ایک اپنے لئے لائحہ عمل تجویز کریں اور اس فکر کے ساتھ آج جمعہ سے فارغ ہوں کہ ہم اس جمعہ کی برکتوں کو باقی سال میں اپنے پاس سنبھالنے کے لئے کیا کریں گے۔

دیکھو اگر پیاس ہو، اگر فصلیں سوکھ رہی ہوں اور پھر پانی برسے تو کون بےوقوف ہے جو اس پانی کو سنبھالنے کا انتظام نہیں کرتا۔ اگر کسی کے پاس برتن ہیں تو وہ برتن بھرے گا۔ اگر کسی نے فصل کے لئے تیاری کرنی ہے تو وہ گڑھے جن میں پانی اکٹھے کئے جاتے ہیں ان کے وہ کنارے درست کرے گا اور جہاں تک ممکن ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ اس پانی کو ایسا سنبھال لوں کہ دیر تک میرے کام آتا رہے، کچھ تو کرتا ہے انسان۔ تو آپ بھی سوچیں کہ آپ نے کیا کرنا ہے۔ آج کا جمعہ آئے گا آپ اسے وداع کر کے واپس بعینہٖ انہی جگہوں پہ چلے جائیں گے جہاں سے آئے تھے!؟ یا آج ہی فیصلہ کریں گے کہ ہم نے کچھ تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ سادہ لفظوں میں جو تبدیلیاں پیدا ہونی چاہئیں جن کی ضرورت ہے وہ میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔

سب سے اہم چیز عبادت ہے کیونکہ قرآن کریم نے اپنے تعلق کو عبادت ہی کے حوالے سے بیان فرمایا ہے مگر پہلے میں باقی تیسری آیت کا ترجمہ کرلوں پھر میں اس مضمون پر واپس آؤں گا "**امن هو قانت اناۤء الیل ساجداً و قائماً یحذر الآخرة و یرجوا رحمة ربه قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون انما یتذکر اولوا الالباب**"۔ فرمایا کیا وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے ہاں بڑی فرمانبرداری کے ساتھ "**قانتاً**" معنے فرمانبرداری کے ساتھ، اس کے حضور جھکتے ہوئے رات کی کچھ گھڑیوں میں سجدے کرتا ہے اور کھڑا رہتا ہے "**یحذر الآخرة**" اور آخرت سے ڈرتا رہتا ہے "**و یرجوا رحمة ربه**" اور اللہ کی رحمت کی امیدیں لگاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت سے نیک توقعات رکھتا ہے کہ ہمیں بھی یہ نصیب ہو جائے۔ فرمایا "**قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون**" کیا جاننے والے نہ جاننے والوں کے برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا عالم لوگ بےعلم لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں یا بےعلم لوگ عالم لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں؟ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ علم کے اندر جو فضیلت اور برکت ہے وہی تو ہے جس نے دنیا کو مختلف حصوں میں بانٹ رکھا ہے۔ جو دنیاوی علم میں ترقی کرنے والی قومیں ہیں دیکھو وہ کس اعلیٰ حال تک جا پہنچی ہیں۔ دولتیں بھی ان کی ہیں، سیاستیں بھی ان کی ہیں، تہذیبیں بھی انہی کی ہو گئیں، وہی ہیں جو غریب ملکوں کو جو لاعلم ہیں دراصل، علم کی کمی کی وجہ سے غریب ہیں ان کو اپنے زیر نگیں کئے ہوئے ہیں۔ ان کی باگیں ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جب بھی کوئی بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے تو باہر سے لوگ جاتے ہیں اور باہر سے جا کر فیصلے کرتے ہیں کہ ملک کا کیا حال ہے۔

ابھی آپ نے پاکستان کے الیکشنز میں یہ بات سنی ہوگی کہ آسٹریلیا کے نمائندوں نے فیصلہ کیا ہے کہ الیکشن دیانتدارانہ ہوئے ہیں یا دنیا کے ترقی یافتہ قوموں کے نمائندوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ الیکشن دیانتدارانہ ہوئے۔ کبھی آسٹریلیا نے بھی پاکستانیوں کو بلایا ہے یا امریکہ نے دعوت دی ہے کبھی کہ خدا کے لئے آؤ اور دیکھو کہ ہمارے الیکشنز دیانتدارانہ ہیں کہ نہیں ہیں۔ اتنی ذلت ہے قوم کی کہ اس سے زیادہ آدمی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ باہر کی قومیں ٹھیکیدار بن کے آ جاتی ہیں اور آ کے فیصلے دیتی پھرتی ہیں اور فیصلے بھی ایسے حال میں دیتی ہیں جب ان کو پتہ ہی کچھ نہیں لگ سکتا۔ ان کے اندر طاقت ہی نہیں۔ وہ، خدا تعالیٰ جس طرح فرماتا ہے کہ وہ ذات الصدور جانتا ہے وہ تو چہرے بھی پہچاننے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کو کیا پتہ کہ اتنے بڑے ہنگاموں میں کیا کیا چالاکیاں ہیں جو استعمال کی جاتی ہیں اور فیصلہ ایک دیدیا ہے اور اسی کو پھر پیش کیا جا رہا ہے ساری قوم کی طرف سے۔

اب بتاؤ آسٹریلیا کے نمائندوں نے کہہ دیا الیکشن ٹھیک ہیں تو ہم بالکل ٹھیک ہیں۔ کسی دن تم بھی بھیجو نمائندے کوئی وہاں اور وہاں کے الیکشن کے اعلان کر کے دیکھو۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ جوتیاں مار کے نکال دیں گے مگر حال وہی کریں گے جیسے جوتیاں ماری جا رہی ہوں کہ تم ہوتے کون ہو بےوقوفو! تمہاری بات سنتا کون ہے، اہمیت کون دیتا ہے۔ تو یہ فرق ہے اصل میں علم کی برتری کا۔ یہ جو نمونے غریب دنیا میں دکھائے جا رہے ہیں سب جہالت کے نمونے ہیں۔ پس قرآن کریم نے علم کو نمایاں طور پہ پیش فرمایا ہے۔

فرمایا ہے جو نیکی ہے وہ حقیقت میں علم سے پیدا ہوتی ہے اور سچے علم کے نتیجے میں یہ بات لازماً کھل کے سامنے آتی ہے کہ خدا ہی ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ پس فرمایا وہ جو راتوں کو اٹھتے ہیں وہ پاگل نہیں ہیں۔ تم بےوقوف ہو جو سمجھتے ہو کہ یہ لوگ یہ مذہبی لوگ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، خواہ مخواہ مصیبت ڈالی ہوئی ہے پانچ وقت اذانوں کے جواب میں وضو کر کے دوڑتے ہیں مسجدوں کی طرف اور پھر راتوں کو اٹھ کر بھی اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ یعنی اگر یہ نہ بھی کہو تو عملاً یہی سمجھتے ہو کیونکہ تم کیوں نہیں کرتے پھر یہ۔ اس لئے بڑے مزے سے جب کچھ لوگ عبادت کے لئے جا رہے ہوں کچھ دوسری طرف اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں یہاں تک کہ اپنی روزمرہ کی دلچسپیاں جو معمولی ہیں ان کو بھی عبادت پر اہمیت دیتے ہیں۔

پس اس مضمون کو خدا تعالیٰ واضح کرنے کی خاطر فرماتا ہے کہ دیکھو اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار میں یا اس پر یقین میں سچے ہوتے، اگر واقعۃً تمہیں یہ علم ہوتا کہ ایک اللہ ہے اور یہ علم ہوتا کہ اس کے حضور تم نے حاضر ہونا ہے یہ علم ہوتا کہ ساری رحمتیں اور نعمتیں اسی سے آتی ہیں، اگر یہ علم ہوتا کہ اس سے تعلق کٹ جائے تو انسان ہر سعادت سے محروم رہ جاتا ہے تو پھر تم وہ کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرتے ہیں "**امن هو قانت اناۤء الیل ساجداً و قائماً**"۔ یہاں ایک کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اور وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ ہے جن کی غلامی اور متابعت میں اور بھی ایسے بہت سے پیدا ہوئے۔ راتوں کو اٹھتے ہیں راتوں کا ایک بڑا حصہ خدا کے حضور کھڑے رہتے ہوئے یا سجدے کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت سے امید لگائے رہتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو پھر بتاؤ کہ "**هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون**" کیسے خدا ایک جیسا سلوک کرے گا۔ یہ صاحب علم لوگ ہیں اور جہاں تک صاحب علم لوگوں کو تعلق ہے قرآن کریم حقیقی علم والوں ہی کو **اولوا الالباب** قرار دیتا ہے۔ یہی ہیں جو عقل والے لوگ ہیں کیونکہ ان کا علم ان کی صحیح راہنمائی کرتا ہے۔ وہ علم جو خدا سے دور لے جائے اس کو قرآن کریم کی تعریف کی رو سے علم نہیں کہا جا سکتا۔ اگر علم سچا ہو تو ہر علم کو خدا کی جانب لے جانا چاہئے اور اگر علم سچا ہو اور خدا کی طرف نہ لے جائے تو علم والے جھوٹے ہیں۔ پھر وہ **اولوا الالباب** نہیں ہیں کیونکہ علم کے نتیجے میں اور کوئی راہ ہے ہی نہیں، ایک ہی رستہ ہے جس پہ علم لے کے جائے گا۔ دنیا کے جتنے علوم ہیں ان پر آپ غور کر کے دیکھ لیں اگر آپ کو تفصیل سے ان کے مطالعہ کا موقع ملے تو ان میں سے جو دنیا کے سائنسدان ہیں جو **اولوا الالباب** ہیں وہ لازماً اقرار کرتے ہیں کہ ایک خدا ہے۔ اور اپنی برادری میں بظاہر پرانے لوگ شمار ہونے کے باوجود جن کے اوپر ان کے سائنسدان بھائی ہنستے ہیں کہ یہ تم نے کیا پاگلوں والی بات شروع کر دی ہے اتنے عالم، اتنے قابل اور یہ فرسودہ باتیں کر رہے ہو کہ خدا ہے اور اسی نے کائنات کو پیدا کیا، اسی کی طرف سب نے جانا ہے اس کے باوجود چونکہ **اولوا الالباب** ہیں وہ اپنی بات پر قائم رہتے ہیں اور کوئی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ساتھ یہی سلوک ہوتا رہا، ان کی غیر معمولی عقل اور فراست اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو آپ کو علوم کی تہہ تک رسائی نصیب ہوئی ہے اس کی وجہ سے وہ سامنے تمسخر تو نہیں کر سکتے تھے مگر ڈاکٹر صاحب سے ایک دفعہ گفتگو ہوئی وہ کہتے تھے مجھے پتہ ہے، میں جانتا ہوں، مجھے احساس ہے کہ جب میں گزرتا ہوں تو کچھ سرگوشیاں ہوتی ہیں کہ یہ وہ ہے جو خدا کی ہستی کا قائل ہے۔ یہ وہ ہے جو یوم آخرت کا قائل ہے، یہ وہ ہے جس نے اپنی زندگی کو خدا کے حوالے سے ڈھالا ہے۔ کچھ عزت بھی کرتے ہیں لیکن محض اصول پرست ہونے کی وجہ سے یا عزت کرتے ہیں تو اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ایک بااصول انسان ہے، سچا ہے یا جھوٹا ہے، ہے بااصول۔ چنانچہ وہ اس سے احترام کا سلوک کرتے ہیں۔ کچھ ہیں جو پیٹھ موڑ کر پھر آپس میں اگر مذاق نہیں کرتے تو ہلکی پھلکی باتیں ضرور کریں گے کہ پتہ نہیں اس بےچارے کو کیا ہو گیا ہے اچھا بھلا عقل والا لیکن یہ باتیں کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے بےوقوفو! بظاہر عقل والے ہو، بظاہر علوم حاصل ہیں لیکن علوم

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

چیف کوچ۔ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم

تندرستی ہزار نعمت ہے

M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

جس طرف اشارہ کرتے ہیں وہ دیکھ نہیں رہے۔ اگر اولوا الالباب ہوتے تو لازماً تمہیں علم کی ہر انگلی خدا کی طرف اٹھتی دکھائی دیتی۔ یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق فرماتا ہے "انما یتذکر اولوا الالباب" علم کے باوجود تم نصیحت حاصل نہیں کر سکتے جب تک عقل اور فراست نہ ہو۔ اولوا الالباب میں جو عقل کی تعریف ہے وہ قرآن کریم کی ایک خاص تعریف ہے جو دنیا کی تعریف سے الگ ہے۔ دنیا کی تعریف میں جو انسان اپنے مطلب کی خاطر جو کچھ اس کو حاصل ہوتا ہے اس کی پیروی کرتا چلا جاتا ہے خواہ چالاکی سے کرے، خواہ جھوٹ سے کرے، خواہ دھوکہ بازی سے کرے، خواہ انسان کی خوشامد سے کرے۔ عقل کا آخری فیصلہ دنیا اس بات پر ہوتا ہے کہ اس نے اپنے مطالب کو پالیا کہ نہیں پالیا۔ اس نے جو حاصل کرنا تھا خواہ دھوکے سے حاصل کیا، خواہ ظلم سے حاصل کیا، خواہ خوشامد سے حاصل کیا، خواہ اپنے نفس کی عزت پر چھری پھیر کر حاصل کیا، حاصل تو کر لیا۔ یہ آخری تعریف ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں ظاہراً یہ تعریف نہیں کرتیں مگر فی الحقیقت اسی تعریف پر عمل پیرا ہیں۔ تمام دنیا کی سیاست عقل کی اس تعریف کے تابع ہے کہ مطلب حاصل کرنا ہے جھوٹ، سچ، ذلت، رسوائی، عظمت ان کا کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ سیاست صرف اس بات کا نام ہے کہ جس طرح بھی چاہو اپنے مقاصد حاصل کر لو اور اپنی قوم کے حق میں وہ کچھ حاصل کر لو جو خواہ دوسری قوم پر ظلم کے نتیجے میں حاصل ہو یہ عقل کی تعریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اولوا الالباب کی اور تعریف فرمائی ہے۔ ایسے لوگوں کا علم ان کو خدا کی طرف نہیں لے جاتا جو اس تعریف کے تابع دنیا میں کام کرتے ہیں ان کا علم ان چیزوں کی طرف لے جاتا ہے جو دنیا میں انہوں نے معبود بنا رکھے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو سچے ہیں، جن کی عقل روشن ہے جو صاحب عقل ہیں قرآن کریم کی رو سے، ان کے متعلق قرآن کریم نے بالکل مختلف نقشہ کھینچا ہے۔

فرماتا ہے "ان فی خلق السموٰت والارض واختلاف الیل والنہار لاٰیٰت لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السموٰت والارض" کہ زمین و آسمان کی تخلیق میں "واختلاف الیل والنہار" اور راتوں کے اور دن کے آپس میں ادلنے بدلنے میں "لاٰیٰت لاولی الالباب"۔ جو اہل عقل ہیں خدا کے نزدیک ان کے لئے ان میں بہت سے نشانات ہیں اور وہ نشانات کیا ہیں "الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً" وہ کچھ دیکھتے ہیں دنیا میں جس کے نتیجے میں راتوں کو اٹھ کے کھڑے ہو جاتے ہیں اور "قعوداً" کبھی وہ بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں، کبھی کھڑے ہو کے عبادت کرتے ہیں۔ یہ مضمون دیکھیں کیسا واضح طور پر اس مضمون سے خدا تعالیٰ نے ملایا ہوا ہے۔

فرمایا "امن ھو قانت اناء الیل ساجداً و قائماً" کیا وہ شخص جو راتوں کو اٹھتا ہے کبھی کھڑے ہو کے خدا کو پکارتا ہے، کبھی سجدہ ریز ہو کر دعائیں کرتا ہے اور خدا کا خوف اس کے دل پر غالب رہتا ہے اور اپنی ہر آرزو کو خدا کے حضور پیش کرتا ہے کیونکہ اس کے سوا وہ کسی اور چوکھٹ کی طرف نہیں جاتا اسی سے امید رکھتا ہے اسی سے دنیا کے شر سے بچنے کی خاطر توقع رکھتا ہے۔ پس ہر خوف خدا کے تعلق میں ہے۔ ہر خواہش، ہر تمنا اللہ کے تعلق میں ہے۔ فرمایا یہ لوگ ہیں جو یعلمون جاننے والے ہیں "انما یتذکر اولوا الالباب" وہی بات جو دوسری آیت میں تھی اس آیت میں بھی بیان فرمائی کہ نصیحت تو صرف اولی الالباب پکڑا کرتے ہیں ورنہ کوئی نصیحت نہیں پکڑتا۔

تو آپ سے میں پھر ان آیات کے حوالے سے اب گزارش کرتا ہوں کہ یہاں جو مرکزی نکتہ ہے وہ عبادت کا ہے اور عبادت میں رات کا حوالہ دیا ہے دن کا حوالہ نہیں کیونکہ رات کی عبادت خدا کے حضور خالص ہونے کی ایک خاص امتیازی شان رکھتی ہے۔ دن کی عبادتوں سے انکار نہیں ہے مگر رات کا حوالہ اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اگر واقعتہً اللہ سے پیار کرتے ہو، حقیقت میں اس سے تعلق ہے تو ایسے وقت میں بھی اس کے حضور اٹھو گے جب دنیا کی آنکھ تمہیں دیکھ ہی نہیں رہی۔ بسا اوقات گھر میں بیوی بچے سوئے ہوئے ہیں ان کو بھی پتہ نہیں کہ کون اٹھا ہے، کیوں اٹھا ہے اور وہ اللہ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے اور اس کے خوف سے ڈرتے ہوئے، اس سے ہر خیر کی امید لگائے بیٹھے ہوئے، کھڑے ہوئے بھی اس کی عبادت کرتا ہے سجدے میں بھی اس کی عبادت کرتا ہے تو یہ عبادت کے خلوص کی طرف اشارہ ہے۔

پس رمضان مبارک نے آپ کو عبادت کے گر سکھا دیئے ہیں۔ اگر آپ نے خود نہیں سیکھے تو سیکھنے والوں کو دیکھا ضرور ہے۔ کوئی مسلمان گھر شاذ ہی ایسا ہو جہاں کوئی بھی عبادت نہ کی جا رہی ہو رمضان میں، جہاں کوئی بھی روزہ رکھنے والا نہ ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ بعید نہیں کہ آج اس جمعۃ الوداع میں بھی حاضر نہ ہوئے ہوں اس لئے ان تک نہ میری آواز پہنچے گی نہ وہ میرے مخاطب ہیں۔ میں ان سے بات کر رہا ہوں جن کے سینے میں کچھ ایمان کی رمق ضرور ہے اور خدا تعالیٰ نے ایمان کی اس رمق کو ہمیشہ پیار کی نظر سے دیکھا ہے ایک چنگاری تو روشن ہے، ایک امید تو ہے۔ پس میں ان سے مخاطب ہوں جن کے سینے میں یہ امید کی چنگاری روشن ہے۔ ابھی تک اگر راکھ تلے دب بھی گئی ہے تو اندر یہ کوئلہ ابھی جل رہا ہے اور زندہ ہے۔

پس اس پہلو سے آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں کہ رمضان کی یہ برکتیں جو لوگوں نے جو دن کو عبادت کرتے تھے راتوں کو نہیں اٹھا کرتے تھے ان برکتوں نے انہیں راتوں کو اٹھنا بھی سکھا دیا، انہیں خدا کے حضور وہ اطاعت اور فرمانبرداری کی توفیق بخشی جو عام دنوں میں نصیب نہیں تھی۔ رمضان نے گناہوں سے بچنے کی ایک بہت بڑی توفیق عطا فرمائی جو وقت کے لحاظ سے مشروط ہی سہی مگر توفیق ضرور ملی۔ وہ لوگ جو اپنی بد عادتوں کو چھوڑنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتے یا چھوڑنے کی طاقت نہیں رکھتے ایک محدود وقت کے لئے جو سحری سے لے کر افطار تک چلتا ہے مجبور ہوتے ہیں ان باتوں سے رکے رہتے ہیں۔ تو رمضان نے سہارا دیا ہے، رمضان نے آپ کو نیکی کے کاموں پہ چلنے کے لئے وہ سوٹا مہیا کر دیا جس کی ٹیک لگا کر آپ رفتہ رفتہ آگے بڑھ سکتے ہیں، اسے چھوڑ نہ دیں بالکل۔ لولھوں لنگڑوں کی طرح پھر وہیں نہ بیٹھ رہیں جہاں بیٹھے ہوئے اپنی عمر ضائع کی۔

اس لئے آج پروگرام بنائیں اور فیصلہ کریں۔ اس پانی کو اکٹھا کرنا ہے اس سے فیض حاصل کرنا ہے۔ اس لئے میں معین طور پر آج نئے آنے والوں سے مخاطب ہوتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ وہ نماز کے متعلق ایک فیصلہ کریں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ **بغیر نماز کے انسان مردہ ہے اس میں کوئی بھی جان نہیں۔** یہ وہم ہے کہ ایک نماز یا ایک جمعہ کی نماز یا ایک رات کا قیام ان کی تمام عمر کے خلاء کو پر کر سکتا ہے۔ آئندہ آنے والے خلاء پر کیا کرتا ہے پچھلے نہیں کیا کرتا، پچھلوں سے بخشش ہوتی ہے لیکن جو زندگی کی روح اترتی ہے وہ آئندہ آنے والے دنوں پہ اترا کرتی ہے۔ پس اگر آئندہ نہیں اتری تو پچھلی بخشش بھی نہیں ہوگی یہ وہم ہے صرف۔ اگر بخشش ہے تو لازماً رمضان کے بعد زندگی میں ایک نمایاں پاک تبدیلی ہونا ضروری ہے اس کے بغیر بخشش کا تصور ہی محض ایک بچگانہ تصور یا ایک احمق کی خواب ہے۔

پس اپنے لئے ایک لائحہ عمل بنائیں نمازیں پڑھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ کو نماز پڑھنی آتی نہیں تو اپنے کسی بھائی، ساتھی سے پتہ کریں۔ **انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنات اس طرف توجہ کریں ان سب لوگوں تک جہاں تک ممکن ہے پہنچنے کی کوشش کریں اور ان سے کہیں کہ اگر تم نے کچھ سبق سیکھنے ہیں، طریقے معلوم کرنے ہیں ہم حاضر ہیں مگر کچھ نہ کچھ نماز ضرور شروع کرو۔** اگرچہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے مجھے کوئی حق نہیں کہ میں کہوں کچھ نہ کچھ مگر میں جانتا ہوں کہ انسان کمزور ہے اور اللہ تعالیٰ بھی جانتا ہے کہ انسان کمزور ہے اسی لئے اس نے کچھ اس قسم کی رعایتیں دے رکھی ہیں کہ حسب توفیق آگے بڑھو، تھوڑا تھوڑا نیکی کی طرف آگے بڑھنا شروع کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ خود تمہاری طرف زیادہ تیزی سے آگے بڑھے گا۔ تو یہ مراد نہیں کہ نعوذ باللہ میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ پانچ نمازیں فرض ہیں مگر آپ ایک ہی پڑھا کریں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر پانچ کی صورت نہیں پڑھ سکتے تو خدا کے لئے ایک تو پڑھیں۔ یہ ویسی ہی بات ہے جیسے پانچ وقت کا کھانا میسر نہیں تو چوبیس گھنٹے میں ایک وقت کی روٹی تو مل جائے، یہ مراد نہیں کہ پانچ وقت کی ضرورت نہیں ہے۔ پس آپ اور کچھ نہیں اول تو پانچ کے لئے کوشش کریں یہ عہد کر لیں کہ ہم نے نماز ضرور پڑھنی ہے۔ نمازیں شروع میں خالی رہیں گی رفتہ رفتہ بھریں گی۔ یہ خیال غلط ہے کہ نماز پڑھتے ہی آپ عرش معلّٰی کی سیریں کرنے لگ جائیں گے۔ یہ عمر بھر کی

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

محنت ہے۔ ایک دم تو گندم کے بیج بھی نہیں بھرا کرتے۔ سارا سال، چھ مہینے کم سے کم محنت ہوتی ہے تو آخر پر جاکر ان کے اندر وہ دودھ بنتا ہے جو پھر گندم میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ تو آپ کو محنت کرنی ہوگی اور رفتہ رفتہ عبادت کے وہ خوشے نکلیں گے آپ کے دل سے، خدا جن کو دودھ سے بھر دے گا اور وہ دودھ ہے وہ آپ کے لئے روحانی رزق پیدا کرے گا۔

پس یقین رکھیں کہ لازماً ایک خدا ہے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ آپ کو بے فکری کی حالت میں مزید زندگی نہیں گزارنی چاہیئے۔ یہ جہالت ہے، لاعلمی ہے۔ اور یاد رکھیں مرنا ضرور ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے رمضان سے پہلے ہم سب لوگ زندہ رہیں گے۔ لازماً ہم میں سے وہ معین لوگ موجود ہیں جو اس وقت اس خطبے میں حاضر ہیں مگر بعید نہیں کہ ان کو اگلا خطبہ بھی نصیب نہ ہو، بعید نہیں کہ اگلے مہینے کے خطبے نصیب نہ ہوں یا نمازیں نصیب نہ ہوں اگلے سال کی بات تو بہت دور کی بات ہے۔ پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جو یہ توجہ دلائی شروع میں کہ تم نے مرنا ہے، پیش ہونا ہے یہ خیال آپ کو تقویت بخشے گا اور نیکی کے ارادے کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ جب موت کا وقت آجائے گا پھر کچھ نہیں ہو سکے گا اور سب پر آنا ہے۔

اس لئے وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے خوش ہیں وہ سوچ کر تو دیکھیں کہ جب موت کا وقت آئے گا تو ایسی بے قراری ہوگی کہ کچھ پیش نہیں جائے گی۔ وہ چاہیں گے کہ ہم واپس ہوں تو پھر کچھ کریں لیکن اللہ تعالیٰ اس خیال کو رد فرما دے گا اور یہ ساری زندگی ہاتھ سے نکل جائے گی اور دارالجزاء آگے لامتناہی سامنے کھڑا ہوگا تو مرنے سے پہلے کچھ کرو۔ اور موت کا نہ دن معین ہے نہ وقت معین ہے اس لئے **اپنی زندگی کو عبادتوں سے بھرنے کی کوشش کرو اور عبادت کے ساتھ ساتھ دوسری نیکیاں ضرور نصیب ہوتی ہیں۔ اس لئے جب آپ نمازیں پڑھتے ہیں تو نمازوں کے ساتھ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں خرچ کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے دوسری نیکیوں کی بھی توفیق ملتی ہے۔**

یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ایک قدم خدا کی طرف جاتا ہے تو خدا دس قدم آتا ہے۔ چل کر جاتا ہے تو اللہ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ ہر طرف سے پھر خدا آنے لگتا ہے۔ آپ نے نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ آپ کو دس اور نیکیوں کی توفیق بخش دیتا ہے جن کے ذریعے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے اور ہر نیکی پھر آگے نیکیوں کے بچے دیتی چلی جاتی ہے۔ تو انسانی زندگی میں ایک انقلاب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ایسا شاذ کے طور پر ہوتا ہے کہ یہ انقلاب اچانک آئے اور کسی کی کایا پلٹ جائے کہ گویا اچانک نیا وجود پیدا ہوگیا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے مگر بہت شاذ کے طور پر۔ قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ آپ نیکی کا ایک فیصلہ کرلیں اور پورے عزم کے ساتھ اس پر قائم ہو جائیں اور خدا سے اقرار کریں کہ اے میرے خدا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں تیرے حضور آگے بڑھنے کی کوشش کروں گا، تیرے حضور سر جھکانے کی کوشش کروں گا، اپنی رضا کو تیری رضا کے تابع کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مرنے سے پہلے اس حال میں تجھ تک پہنچوں کہ پھر آگ میرا انتظار نہ کر رہی ہو بلکہ تیری رضا میرا انتظار کر رہی ہو۔

یہ فیصلہ ہے جو آج آپ کی تقدیر بدل دے گا۔ یہ فیصلہ ہے جسے نصیب ہو جائے اسے لیلۃ القدر بھی مل گئی، اس کی ساری زندگی کے خلاء پر ہو جائیں گے اور آئندہ اگر چند دن بھی زندہ رہیں گے تو پچھلی زندگی کی ساری بدیوں کو وہ دن دھو دیں گے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی زبان سے جو ہمیں یہ خوش خبری دی ہے کہ اگر ایسے وقت میں بھی تمہیں توفیق مل جائے توبہ کی کہ موت کا وقت قریب پہنچا ہو اور نیکی کی طرف بڑھتے ہوئے تم نیکیوں کے شہروں میں ابھی پہنچے نہیں ابھی گھسٹ گھسٹ کے جا رہے ہو تو خدا تعالیٰ تم سے یہ سلوک فرمائے گا کہ تمہاری پچھلی زندگی کی ساری سڑک جو بہت لمبی ہے اسے چھوٹا کر دے گا۔ اور نیکی کی سڑک، جس کی طرف تم بڑھ رہے تھے وہ یوں لگے گا جیسے تم اس منزل کے قریب پہنچ گئے ہو اور جس طرف سے آرہے تھے بدیوں کی زندگی بہت دور دکھائی دے گی جسے بہت پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ یہ مضمون ہے۔ اس وقت وقت نہیں ہے پوری تفصیل حدیث پڑھ کر اس کا بیان کرنے کا لیکن خلاصہ کلام یہی ہے کہ جو خلاء ہیں اللہ انہیں نظرانداز فرما دیتا ہے اور تبدیلی کے بعد کے چند دن کو اس کے پچھلے تمام خلاؤں کو بھرنے کے لئے فیصلہ کر دیتا ہے۔ اس حال میں جان دیتا ہے گویا اس نے ساری عمر نیکیاں کرتے ہوئے ہی جان دی ہے۔

پس ماضی سے جہاں تک تعلق ہے اتنا ہی تعلق ہے لیکن ماضی سے یہ تعلق تب قائم ہوگا اگر مستقبل تبدیل ہوگا اس کے بغیر نہیں۔ پس آج مستقبل تبدیل کرنے کا فیصلہ کر کے اٹھیں اور لازم کرلیں اپنے لئے کہ خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور اس کے لئے وضو کرنا ہوگا اور وضو کرنا ہوگا اور بعضوں کو غسل کرنا ہوگا۔ وضو میں انسان کے کچھ اعضاء دھوئے جاتے ہیں اور انسان پاک ہوکر اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے اور عبادت کے لئے لازم ہے کہ وضو کرے اور وہ جن کا سارا بدن کسی ایسے جذبے سے ملوث ہوگیا ہو جس کا دھونا ضروری ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غسل کرو۔ تو عبادت کا فیصلہ محض اکیلا کافی نہیں، آپ یہ بھی غور کریں کہ آپ کو غسل بھی کرنے ہیں آپ کو وضو بھی کرنے ہیں۔

پس یہ سوچیں کہ پیچھے کون سی بدیاں ہیں جنہوں نے آپ کو خدا سے ہٹا رکھا ہے، دنیا کی طرف توجہ مبذول کرا رکھی ہے۔ ان بدیوں پر نظر ڈالیں اور ایک غسل توبہ کریں۔ فیصلہ کریں کہ ہم نے اب ان بدیوں سے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کرلینا ہے یہ فیصلہ ہے جو زندگی بدلا کرتا ہے۔ اور عبادت کے فیصلے سے پہلے یہ فیصلہ ضروری ہے کیونکہ کوئی عبادت بھی اگر غسل ضروری ہو تو غسل کے بغیر قبول نہیں ہوتی اگر وضو ضروری ہو تو وضو کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔ اور اس نکتے کو سمجھنا بہت لازم ہے۔ غسل سے ظاہری غسل بھی مراد ہے مگر فی الحقیقت اندرونی غسل مراد ہے۔ وضو سے ظاہری وضو بھی مراد ہے مگر فی الحقیقت ایک اندرونی وضو مراد ہے۔ تم اپنے روزمرہ کے اعضاء جو دکھائی دے رہے ہیں کم سے کم ان کو تو پاک صاف رکھو۔ یہ مضمون ہے وضو کا مضمون اس کو بھی سمجھ لیجئے۔ آپ جب باہر نکلتے ہیں تو لازم تو نہیں کہ آپ اندرونی حصوں کو جو دکھائی نہیں دے رہے جن پہ کپڑے پڑے ہوئے ہیں ان کو بھی رگڑ کے صاف کر کے پھر باہر نکلیں۔ جو زیادہ پاک لوگ ہیں، جو فطرتاً صفائی پسند ہیں وہ قطع نظر اس کے کہ کچھ دکھائی دیتا ہے کہ نہیں اندرونی صفائی ضرور کرتے ہیں۔ لیکن جو یہ نہیں کر سکتے کم سے کم جاتے جاتے اپنا مونہہ تو صاف کر لیتے ہیں اور بازو، ہاتھ یہ جو داغ نظر آنے والی چیزیں ہیں ان کو ستھرا کر کے باہر نکلتے ہیں۔ تو پہلا جو فیصلہ ہے وہ یہ ہے کہ **کم سے کم اتنا تو کرو کہ دنیا تمہارے اندر وہ داغ نہ دیکھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے غلاموں کی شان کے منافی داغ ہیں۔ وہ حرکتیں تو نہ کرو جن کے نتیجے میں تمہارے چہروں کے داغ، اسلام کے داغ بنتے ہوئے دکھائی دیں۔** دنیا یہ سمجھے کہ پتہ نہیں کہاں سے یہ لوگ آئے ہیں ایسی گندی عادتیں، ایسی بے ہودہ حرکات۔ اپنے ہاتھوں کو دھوؤ۔ یعنی ان سے حرام کمائی کھانے کے تصور بھی قریب نہ پھٹکنے دو، اپنے ہاتھوں کو ظلموں سے بچاؤ یہ ہاتھوں کا وضو ہے۔ اپنے چہرے کو جو توجہات کا چہرہ ہے اسے پاک و صاف کرو۔ غلط توجہات نہ کرو۔ پاک چیزوں کی طرف توجہ رکھو۔ یہ وضو ہے جو اس پاک تبدیلی کے لئے ضروری ہے اور پھر غسل کی توفیق اگر ملے اور وہ لازماً ملنی چاہئے تو کم سے کم اسلام میں داخل ہوتے وقت ایک غسل تو بہرحال ضروری ہوا کرتا ہے اور وہ غسل ہر انسان کو کرنا ہوگا اور آج کا دن ڈوبے نہ جب تک آپ یہ غسل نہ کرلیں۔ یہ فیصلہ کریں کہ ہم نے اپنے بدن کو پاک صاف کر کے خدا کے حضور پیش کرنا ہے، گندے لے کر حاضر نہیں ہونا۔

اگر اچھی مجلس ہو تو وہاں صاف ستھرا ہونا ضروری ہے تبھی قرآن کریم نے فرمایا ہے "**خذوا زینتکم عند کل مسجد**" کہ مسجدوں میں جاتے تو ہو مگر زینت لے کے جایا کرو، پاک لوگوں کی مجلس ہے وہ خدا والوں کی صحبت میں جا رہے ہو اس لئے نہ صرف صاف ستھرے ہوکے بلکہ سج کر جایا کرو۔ تو یہ تفصیلی مضامین ہیں جو تبدیلی یعنی روحانی تبدیلی کو پیدا کرنے کے لئے سمجھنے ضروری ہیں۔ کہ چٹکیوں میں تبدیلیاں نہیں ہوا کرتیں اور محض نمازیں پڑھ جانے سے بھی تبدیلیاں نہیں ہوں گی۔ یہ سارے مضامین سمجھیں اور **اس سال یہ فیصلہ کریں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ برائیوں کے شہر کو چھوڑ کر نیکیوں کے شہر کی طرف حرکت شروع کر دیں گے۔** پھر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جس حال میں بھی تم جان دو گے وہ خدا کے حضور مقبول انجام ہوگا اور خدا کی رضا پر جان دو گے مگر لازماً نیکیوں کی طرف حرکت کرنا ہے چاہے گھسٹتے ہوئے کرتے چلے جاؤ۔ ایسا شخص جس کی مثال آپ نے دی وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہے، جسم میں طاقت نہیں، موت کے نرغے میں مبتلا ہے اور پھر بھی گھٹنوں کے بل اور کہنیوں کے بل کوشش کر رہا ہے کہ دم نکلے تو خدا کے پاک لوگوں میں نکلے۔ یہ وہ نظارہ ہے جس کے بعد یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے۔ پس یہ کیفیت اپنے اوپر طاری کریں تو یہ جمعۃ الوداع آپ کے لئے ایک اور معنے میں جمعۃ الوداع بنے گا۔ یہ بدیوں کے لئے وداع کا جمعہ بن جائے گا، نیکیوں کے لئے نہیں۔ ان معنوں میں وداع نہیں رہے گا کہ آپ نے آج پڑھا اور چھٹی ہوئی اور پھر اگلے سال تک آپ کو کسی جمعہ یا نیکی کی توفیق نہ ملی۔

(باقی صفحہ ۸ کالم نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

وقفِ زندگی اور احمدی نوجوان

طاہر احمد طارق مبلغ ہریانہ

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ اور یہ کل عالم میں امن اور سلامتی کی تعلیم دیتا ہے۔ کیونکہ لفظ اسلام کے اندر امن اور سلامتی کا ہی پیغام ہے۔ مسلمان کس کو کہتے ہیں ؟ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے :

من اسلم وجهه لِلّٰهِ وهو محسن فله اجرهٗ عندربه ولا خوف عليهم ولاهم يحزنون۔(بقرہ ۱۱۳)

اس آیت کریمہ کے ایک معنی دراصل یہ بھی ہیں کہ اپنی زندگی کو خدا کی خاطر اور اس کے دین کیلئے خندہ پیشانی کے ساتھ خدا کی رضاء کے حصول کیلئے وقف کر دینا۔ پھر اُس کے نتیجہ میں ملنے والی برکات کا بھی اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ ان کا اجر میں عطا کروں گا۔ اور ان کے لئے کسی قسم کا نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ اس دور میں داخل ہو چکی ہے کہ جس دور کے بارہ میں گذشتہ صحیفوں میں خوشخبریاں ملتی ہیں۔ اور جماعت کو اللہ تعالیٰ دن دُگنی رات چوگنی ترقی دیتا چلا جا رہا ہے۔ اور ترقیوں کا یہ سلسلہ کسی ایک ملک یا کسی ایک بّرِ اعظم تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ سلسلہ اکنافِ عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ بالفاظ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کہ :

وہ خدا میرا جو ہے جو ہر شناس
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس
(درّثمین)

جماعت احمدیہ کی اس عظیم ترقی کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت مطلع فرما دیا تھا۔ اور حضورؑ نے بھی جماعت کو خوشخبری دے دی تھی کہ عنقریب جماعت کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی ترقیوں سے نوازنے والا ہے۔ اور دوسرے فرقوں کے لوگ گھٹنا شروع ہو جائیں گے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں :

"مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہوتے جائیں گے۔ اور تمام فرقے مسلمانوں کے جو اس سلسلہ سے باہر ہیں۔ وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے۔ یا نابود ہوتے جائیں گے۔ جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے ہیں کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے۔ ایسا ہی اس جماعت کے مخالفوں کا انجام ہوگا۔ اور اس جماعت کے لوگ اپنی تعداد اور قوت مذہب کی رو سے سب پر غالب ہو جائیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۰)

اللہ تعالیٰ جماعت کی توقعات سے بڑھ کر جہاں ترقی دے رہا ہے۔ وہاں جماعت کو آزمائش اور امتحانات کے میدان سے چوکس کر رہا ہے کہ تم نے اس میدان میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ اور بالخصوص جماعت کو غیر معمولی ترقی دے کر آزما رہا ہے کہ کیا جماعت اپنی ان ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا بھی کرتی ہے کہ نہیں۔ کیونکہ جماعت کی اس غیر معمولی ترقی کے دور میں جماعت پر ذمہ داریاں بھی غیر معمولی پڑتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ آج جماعت کا ہر فرد خواہ وہ بوڑھا ہو بچہ ہو، جوان ہو، مرد ہو، عورت ہو ہر ایک اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہے۔ لیکن احمدی نوجوانوں پر اس دور میں دوسروں سے بڑھ کر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ نوجوان جماعت کی مجموعی طاقت کے لحاظ سے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ اس دور میں جو نمایاں کردار تبلیغ، تعلیم و تربیت میں ادا کر سکتے ہیں۔ وہ جماعت کی دوسری تنظیمیں نہیں کر سکتیں۔ اسی زمانہ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے نوجوانوں کی تنظیم کے بانی حضرت مصلح موعودؓ نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"دوستوں کو چاہئے کہ قریب ترین عرصہ میں احمدیت کو پھیلانے میں اپنی ساری توجہات کو لگا دیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے کام میں سہولت پیدا کریگا۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور جب ہم اُسے کرنے لگیں گے تو خدا تعالیٰ کی غیرت خود بخود جوش میں آئے گی کہ میرے بندے میرا کام کر رہے ہیں۔ تب فرشتے آسمان سے اُتریں گے اور اس کام کو ہاتھ میں لے لیں گے۔ اور تھوڑی سی کوشش سے شاندار نتائج بر آمد ہونگے۔"

(الفضل ۳ر مئی ۱۹۴۴ء بحوالہ خالد ۱۹۶۷)

دُنیا میں لوگ عام طور پر خصوصاً جوانی میں قدم رکھتے ہوئے ہر نوجوان اپنے مستقبل کیلئے کسی بہترین ماڈل کو چننے کا متلاشی رہتا ہے۔ آیئے ہم احمدی نوجوانوں کو ان کے بہترین ماڈل کے بارہ میں بتاتے ہیں۔ جس پر چل کر انسان اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ وہ ماڈل وقفِ زندگی ہے پس کیا ہی خوش بخت ہوں گے وہ نونہالانِ احمدیت جو اپنی زندگی کا بہترین ماڈل اختیار کر کے اور اس کو صحیح معنوں میں نبھا کر خدا کے دائمی فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان پر فخر کریں گی۔ بلکہ وہ خود بھی قدم قدم پہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ اکثر نوجوان وقف کی زندہ حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے وقف کرنے سے دریغ کرتے ہیں اور وہ وقف کے معنی یہاں تک ہی لیتے ہیں کہ مبلغ بننا یا معلم بننا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ میں وقف کا نظام عالمگیر طور پر پھیلا ہوا ہے تو کیا واقفین صرف مبلغ یا معلم ہی ہیں ؟ بلکہ ایسا نہیں ہے۔ ہر طبقہ کے لوگ زندگی وقف کر کے مختلف ادارہ جات اور مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ ایک واقفِ زندگی اگر وہ خدا تعالیٰ کی رضاء کیلئے زندگی وقف کرتا ہے تو پھر اس کو یہ فکر نہیں ہونی چاہئے کہ اس کا گذارہ کس طرح ہوگا۔ حالانکہ جو اللہ کا کام کرتا ہے۔ ان کے بارہ میں اللہ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں کئی گنا بڑھا کر دونگا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو خدا تعالیٰ کیلئے اپنی زندگی وقف کر کے اس کے کام میں مشغول ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا نوازا ہے کہ آج بھی ان کی اولادیں وہ پھل کھا رہی ہیں۔ وقف کی اس زندہ حقیقت کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ :۔

"ایک واقفِ زندگی چپراسی بھی ہو سکتا ہے۔ ایک واقفِ زندگی کلرک بھی ہو سکتا ہے۔ ایک واقفِ زندگی خزانچی بھی ہو سکتا ہے۔ ایک واقفِ زندگی صناع بھی ہو سکتا ہے۔ ایک واقفِ زندگی تاجر بھی ہو سکتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں :۔

"جو شخص زندگی وقف کرتا ہے اسے اس سے کیا مطلب ہے کہ اسے زیادہ گذارہ ملتا ہے یا کم۔ اس نے تو اپنی جان اللہ کے سُپرد کر دی ہے۔ اُسے اس بات کا کیا ڈر ہو سکتا ہے کہ میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ اور مجھے میرے کام کا کیا بدلہ ملے گا۔ اس کے کام کا بدلہ تو اسے اللہ ہی دے گا۔ اور وہ بھی اس نیّت سے زندگی پیش کرتا ہے کہ میرے کام کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ مجھے بندوں سے بدلہ کی امید نہیں۔ زیادہ گذارے یا کم گذارے کا خیال تو ملازمین کو ہوتا ہے۔ واقفِ زندگی کیلئے اس قسم کی کوئی شرط نہیں ہو سکتی۔ اگر ہمارے پاس زیادہ ہوگا تو ہم واقفین کو زیادہ دے دیں گے۔ اگر کم ہوگا تو کم دیں گے اگر بالکل نہ ہوگا تو ہم کچھ نہ دیں گے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ مئی ۱۹۴۷ء)

واقفین زندگی کو کئی قسم کی کٹھن راہوں سے گذرنا ہوگا۔ اور لوگوں کو توحید کے پرچم تلے جمع کرنے میں کئی بار اُن کو ناکامی بھی ہوگی۔ لیکن کبھی مایوس نہیں ہونا۔ بلکہ صبر کے ساتھ خدا پر حقیقی توکل کرتے ہوئے قدم آگے بڑھانے کی ہی کوشش کرنی چاہئے۔ اور پھر ایسے موقع پر عظیم ہتھیار یعنی دُعا کو آپ پوری قوت کے ساتھ چلائیں گے تو پھر یہ ہتھیار ایسا کام دکھلائے گا کہ جو موجودہ زمانہ کے بڑے بڑے ایٹم بم بھی نہیں دکھا سکتے۔ کیونکہ ایٹم بم زندوں کو کلیتہً مردہ کرتا ہے۔ لیکن آپ کا ہتھیار مردوں سے زندہ کرے گا۔

پس لوگوں کو اس روحانی چشمہ کی طرف لائیں کہ جس کی سیرابی سے وہ دین و دُنیا میں لذّتیں اُٹھا سکتے ہیں۔ اور اُس روحانی چشمہ کی طرف لانے کے لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ساری دُنیا کی اس چشمہ سے محرومی کے بارہ میں اپنے اندر ایک درد پیدا کریں۔ ایسا درد کہ جس سے یہ روحانی دریا سارے عالم میں موجیں مارنے لگے۔ ایسا ہی درد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے اندر رکھتے تھے۔۔ جیسا کہ آپ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں :۔

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اے میرے مولیٰ اس طرف دریا کی دھار
(درّثمین)

یہ وہ درد تھا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دِل میں سارے عالم کیلئے تھا۔ پس اے مسیح موعود علیہ السلام کے غلامو ! اگر تم بھی یہ درد اپنے سینوں میں رکھ کر عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا کرو گے تو ضرور اس دریا کی دھار خدا تعالیٰ پھیر دیگا۔ اور اس دریا سے قوموں کی سیرابی ہوگی۔ اگر آپ کامل یقین کے ساتھ دعا کریں گے تو آج بھی اللہ تعالیٰ اُسی طرح کروڑوں مردوں کو زندہ کریگا کہ جس طرح وہ پہلے کیا کرتا تھا اس بارہ میں حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ :۔

"اگر بنی اسرائیل کے سو سالہ گڑے مُردوں کو خدا اٹھا سکتا ہے اگر عرب کے مشرکوں کے سینکڑوں سال کے گڑے ہوئے مردوں کو خدا زندہ کر سکتا ہے تو آنحضرت ﷺ سے دعاؤں کے گر سیکھتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کریں تو یہی جی اٹھیں گے۔ اُن کے کان سننے لگیں گے۔ ان کی آنکھیں دیکھنے لگیں گی۔ اُن کی زبانیں بولنے لگیں گی۔ اُن کے دلوں میں غور و فکر کی صلاحیتیں جاگ اٹھیں گی۔ اور قوم کے دن پھر سکتے ہیں اور پھریں گے۔ انشاء اللہ۔"

(خطبہ جمعہ ۵/ اپریل ۱۹۹۶ء)

پس کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ مائیں کہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کو اس عظیم دور میں عظیم کاموں کیلئے وقف کیا ہے۔ اور کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ باپ کہ جنہوں نے اپنے بیٹوں کو وقف کرنے میں دنیاوی مال و متاع کی لالچ نہ رکھی۔ بلکہ خدا کی رضاء کیلئے خدا کے دین کی اشاعت کیلئے اُن کو قربان کر دیا۔ اور کیا ہی خوش نصیب ہیں وہ بھائی کہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کو زندگی وقف کرنے کا نیک مشورہ دیا ہے۔ اور کیا ہی خوش نصیب ہے وہ تنظیم کہ جس کے اکثر نوجوان وقفِ زندگی کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔

پس مبارک صد مبارک ہے ان جماعتوں کیلئے کہ جنہوں نے اپنے نونہالان خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے اور اسلام کے پرچم کو ساری دنیا میں لہرانے کی عظیم ذمہ داری سنبھالنے کیلئے خدا کی خاطر وقف کرنے میں سبقت حاصل کی ہے۔

پس اے اللہ کے دین کے سپوتو ! اور اے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا دم بھرنے والو ! اور اے پروانوں کی طرح اسلام کیلئے اپنی جان فدا کرنے والو ! اور اے احمدیت کے عظیم دور کے درخشندہ ستارو ! اور اے احمدیت میں آنے والی فوج کے جرنیلو اور اُن کو ٹرینگ دینے والے سپہ سالارو ! اور اے احمدیت میں آنے والے مہمانوں کے میزبانو ! اور اے روئے زمیں سے شرک کے مٹانے کا عزم کرنے والے متوالو ! اور اے توحید کا پرچم ساری دُنیا میں لہرانے والے پرستارو ! اور اے دُنیا میں اخوت کا رِشتہ قائم کرنے والے بھائیو !

اٹھو ! اب وقت آگیا ہے کہ تن من دھن سے اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کی کوشش میں لگ جاؤ اور دعوت الی اللہ اور تبلیغ کے میدان میں اپنے آپ کو جھونک دو۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ نعرہ قریہ قریہ لگاتے جاؤ کہ

قوم کے لوگو ! ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادی ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
(درّثمین)

GURANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
NIR
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس سوال و جواب منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں بعض علمی اور عمومی سوالوں کے بڑے دلچسپ جواب دیئے تھے۔ مکرم یوسف سلیم صاحب نے اسے کیسٹ سے مرتب کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ذیل میں اس مجلس کے بعض سوالات اور ان کے جوابات افادہ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (مدیر)

(دوسری قسط)

قبروں پر دعا کرنے کی حقیقت

جرمنی سے ایک احمدی خاتون کے اس سوال پر کہ جب ہم کسی قبر پر جاکر دعا کرتے ہیں تو کیا صاحب قبر کو علم ہو جاتا ہے کہ کون دعا کے لئے آیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا از خود علم تو ہرگز نہیں ہوتا چونکہ وہ مردے ہیں ان کو کچھ پتہ نہیں۔ قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس عالم میں کیا گزر رہا ہے۔ اس کا مرنے والوں کو کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک کمیونی کیشن کا نظام ہے جو قبر پہ نہ بھی جائیں تب بھی قائم ہو جاتا ہے۔ رات کو بستر پر لیٹے لیٹے آپ قبر کے پاس تو نہیں لیٹے ہوتے ایسی خواب آتی ہے جو اتنی واضح ہوتی ہے کہ اس میں علامتیں ہوتی ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ واقعتاً ایک فوت شدہ کی روح سے گویا تعلق قائم ہوا ہے۔ بعض دفعہ ایسے تجربے بھی ہوتے ہیں کہ وہ روح بعض ایسی باتیں کہتی ہے جن سے ان واقعات پر روشنی پڑتی ہے جو واقعتہً گزرے تھے لیکن خواب بین نے خود نہیں دیکھے تھے ان کا علم نہیں تھا۔ پس یہ یا کچھ اور سچائی کے ایسے انداز رؤیا میں پائے جاتے ہیں جس سے تعلق ثابت ہے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بالواسطہ تعلق ہے بلاواسطہ تعلق نہیں ہے۔ یہ تعلق از خود قائم نہیں ہو سکتا، یہ ناممکن ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ ایسے کشف دکھا سکتا ہے جو وہاں بھی ہوں اور یہاں بھی ہوں جیسا کہ Two - Way ٹیلی ویژن ہے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں وہ اس کو دیکھ رہا ہے یہ اس کو دیکھ رہا ہے اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ یہ چیز عام ہو جائے گی۔ ہمارے زمانہ میں ہی شاید ایسا ہو جائے ورنہ آئندہ صدی سے پہلے پہلے ضرور ایسا ہو جائے گا کہ صرف مقرر ہی دکھائی نہیں دے رہا ہوگا اور سنائی نہیں دے رہا ہوگا بلکہ جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں اگر سوئچ آن کر دیا جائے تو ان کی باتیں، ان کا شور، ان کے نعرے یہاں بھی سنائی دیں گے۔

پس اس قسم کا نظام جو خدا نے اپنے لئے اور ہمارے لئے پیدا کیا ہوا ہے اور اس کائنات میں کارفرما ہے اس نظام کی اصل حقیقت خدا تعالیٰ کے تصرفات ہیں۔ اس کو ہر چیز پر تصرف کی قدرت ہے اس نے ایک نظام بنایا ہوا ہے۔ پس یہ Two Ways ٹیلی ویژن بھی اسی نظام کا ایک عکس ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ پس براہ راست تعلق نہیں پیدا ہوتا مگر خدا تعالیٰ نیک بندوں کو ایسے تجربات دکھاتا ہے بعض دفعہ نیکی بھی ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ ایک قسم کا چھنٹا سا ہے کہیں کہیں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں تاکہ انسان کو یہ پتہ چلے کہ اس کا ایک خدا ہے البتہ یہ شاذ کے نمونے ہیں۔

معروف فیصلہ کی پابندی

خدام الاحمدیہ کے عہد میں اس جملہ کا کیا مطلب ہے کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی لازمی سمجھوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ کیا قرآن کریم میں بھی یہ جملہ آتا ہے یا نہیں کہ معروف کے مطابق ہوگی تو بات مانیں گے۔ قرآن کریم میں عورتوں کی جو بیعت مذکور ہے اس میں یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معروف فیصلہ پر عمل کریں گی۔ اس کا کیا مطلب تھا۔ کیا نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر معروف فیصلے بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے معروف یا غیر معروف کی بحث نہیں ہے، واجب اور غیر واجب کی بحث ہے۔ وہ معاملات جن کو قرآن کریم نے فرض قرار نہیں دیا جن کو حدیث نے واجب قرار نہیں دیا ان میں بھی اگر خلیفہ وقت کوئی فیصلہ کرے گا تو ہم آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔ یعنی ان باتوں کو قبول کریں گے اور یہ نہیں کہیں گے کہ دائرہ شریعت میں تمہیں یہ اختیار نہیں ہے کہ ہمیں یہ حکم دو۔ اور معروف کا لفظ اس حکم کی تعریف بھی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے رسول! تو ایسی بات کہے گا جو عرف عام میں بھی اچھی دکھائی دے گی حالانکہ عرف عام تو شریعت نہیں ہے اس لئے غیر شرعی معاملات میں بھی جو عرف عام کی اچھی باتیں آپ ہمیں کہیں گے ہم ان کو بھی واجب التعمیل سمجھیں گے اور یہ سند قرآن کریم میں عورتوں کی بیعت میں موجود ہے۔ سورہ ممتحنہ کی آیت ۱۳ میں یہ حکم ہے کہ عورتوں سے بیعت لے اس بات پر بھی کہ "ولا یعصینک فی معروف" کہ وہ کسی بھی معروف بات میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ اب دیکھیں سارے شرعی احکام کے بعد جو کھلے اور واضح ہیں آخر پر یہ رکھا کہ "ولا یعصینک فی معروف فبایعھن"۔

انبیاء کو پہنچنے والی تکلیفوں کی اصل حقیقت

ایک دوست نے سوال کیا کہ بعض انبیاء کی وفات بیماری کے نتیجہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان مقربین کو آسان موت کی بجائے ایسی تکلیف میں سے کیوں گزارتا ہے۔ حضور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ صرف موت کی تکلیف ہی ہے یا زندگی بھر تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ سائل نے کہا وہ تو ہے۔ تو حضور نے فرمایا پھر وہاں سے سوال شروع کریں آپ کو صرف آخری تکلیف ہی دکھائی دیتی ہے۔ سائل نے دوبارہ عرض کیا کہ خالق نے اپنے محبوب کو بلانا ہی ہے تو آرام سے بلا لے۔ اس پر حضور نے پوچھا تو کیا آپ کا مطلب ہے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھے ہی نہ۔ سائل نے اپنے سوال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر محبوب نے ساری زندگی دکھوں میں گزاری ہو تو وہ Face Saving کرے گا آرام سے بلا کے۔ حضور نے فرمایا پھر کاٹتے کیوں ہیں ان باتوں کو۔ ایک عاشق یا ایک معشوق نے اپنے عاشق کی زندگی کو اس طرح ڈھالا ہو کہ بڑی سخت تکلیفوں میں زندگی گزر رہی ہو اور ساری زندگی ہی تقریباً دکھوں میں کٹی ہو آپ چاہتے ہیں کہ صرف بلاتے وقت ٹھیک کر دے تو کوئی بات نہیں۔ یہ تو کوئی دلیل نہ بنی۔ سائل نے کہا آخر بلانا تو ہے ہی میرا مطلب ہے کہ اس طرح کیوں بلایا جائے۔ حضور نے فرمایا مجھے پہلے اس بات کا جواب دیں کہ ان کی پہلی زندگی میں تکلیفیں کیوں آتی ہیں، اسی میں اس کا جواب ہے۔ اس لئے میں بار بار آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس پر تو غور کریں کہ یہ دلیل جو آپ کی لگ رہی ہے یہ تو آخری وقت پر لگتی ہی نہیں۔ عاشق و معشوق کے رشتے میں ایسے موقع پر کہا جائے تو پتہ ہے کیا جواب ہوتا ہے؟ اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

اب کیا فائدہ ہے آنے کا۔ بعض شاعر کہتے ہیں ساری عمر تو ہمیں مصیبت ڈالی رکھی اب تو آیا ہے۔ پس عاشق و معشوق کے رشتے میں اگر کوئی سوال اٹھنا چاہئے تو ساری زندگی کی تکلیفوں پر اٹھنا چاہئے، صرف موت کی تکلیف پر نہیں۔ اور اس کے اور جوابات ہیں۔

ایک بہت ہی اہم نکتہ

قرآن کریم نے اپنے سب سے زیادہ پیار کرنے والوں کو دنیا میں نمونہ بنایا اور اور نمونوں کے علاوہ صبر کا نمونہ بھی ہے اور یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔ اور یہ اس لئے ضروری تھا کہ جس قوم کی اصلاح کی ہے اس کے متعلق یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک آسائش ترک کر کے قوم تکلیفوں میں سے نہ گزرے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور لوگوں نے یہ مفت کی اصلاح کے جتنے نسخے بنائے ہوئے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ جماعت احمدیہ آج تک دکھوں میں سے گزر رہی ہے اور ہمیں یہ حوصلہ اس لئے عطا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھ اٹھائے تھے۔ امت محمدیہ نے آغاز ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ دکھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی سے ہم نے بھی حوصلہ پایا ہے۔

پس جو رستہ فلاح کا ہے وہ دکھوں سے ہو کر گزرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فان مع العسر یسرا ○ ان مع العسر یسرا" (سورہ انشراح آیت ۶، ۷) یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے جو قرآن کریم میں بیان فرما دیا کہ یسر چاہتے ہو تو دکھوں سے گزرنا پڑے گا۔ وہی قومیں جزاء پائیں گی جن کو محنت کرنے کی عادت ہے۔ دنیا میں بھی یہ قاعدہ چسپاں ہو رہا ہے اور مذہب میں بھی چسپاں ہو رہا ہے۔ جس نے یہ قاعدہ سکھانا تھا وہ اگر آرام سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہا ہوتا تو لوگ کیا نمونہ پکڑتے۔ وہ کہتے کہ لو اللہ میاں نے اپنے پیارے کو تو یہ کر دیا اور ہمیں مصیبتیں ڈال دیں۔ لوگوں نے اس وجہ سے مصیبتیں اٹھائیں کہ سب سے زیادہ مصیبتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائیں بلکہ آپ کے ماننے والوں کی تکلیفیں بھی خود اٹھائیں۔ یہ ہے اصل نکتہ اس چیز نے ان کے دلوں میں یہ تمنا پیدا کی کہ ہماری تکلیفیں ادھر منتقل ہونے کا تو کیا سوال وہ بھی ہماری طرف منتقل ہو جائیں۔ یہ جو جذبہ تھا اس نے اصلاح کی اور انقلاب کی غیر معمولی طاقت پیدا کر دی۔ ایک اس کا یہ جواب ہے۔

دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمہیں ان کی تکلیفیں دکھائی دے رہی ہیں حالانکہ وہ اپنے رب سے اتنا زیادہ پیار کرتے ہیں کہ اس کی طرف سے کڑوا پھل بھی ان کو میٹھا لگتا ہے اور اس میں مزہ آتا ہے کہ ہم اپنے محبوب کی خاطر ایک تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا "ارنا مناسکنا" اب دیکھنے میں یہ بڑی جرات ہے۔ عام طور پر کہتے ہیں اختلافی دعا نہ مانگنا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانیوں میں مزہ آتا تھا، عبادتوں میں مزہ آتا تھا۔ مناسک قربان گاہوں کو کہتے ہیں اور عبادت کے مواقع کو بھی مناسک کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر قربانی کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ پس ابراہیم تو قربانی کی راہیں مانگ رہے تھے اس لئے کہ نبی اس سے لطف اٹھاتا ہے۔ وہ دعائیں کرتا ہے کہ اور بھی ہے تو ہمیں دے اس میں لطف آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خلاصہ یہ بیان فرمایا ہے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی دنیا ہی اور ہے۔ وہ دنیا کی مصیبت میں دکھائی دیتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اب عام روزمرہ کے تجربے میں اس بات کو آپ دیکھتے ہیں عام انسانوں پر یہ بات چسپاں ہوتی ہے لیکن سمجھتے نہیں۔ ایک ماں کا بچہ بے قرار ہو وہ اس کے لئے کتنی مصیبت اٹھاتی ہے، راتیں جاگتی ہے۔ کیا اس کو غصہ آئے گا۔ اس کو تو آرام میں دکھ، اور دکھ میں آرام ملتا ہے کیونکہ سچا پیار ہے۔ پس یہ رشتے اور ہیں اس لئے ان باتوں میں دخل نہ دیں۔ غیر کی نظر سے نہ دیکھیں اس کو تجربے کی نظر سے دیکھیں۔ وہ ساری عمر مصیبتیں اٹھاتے اور دکھ سہتے ہیں اور جب وہ بلائے جاتے ہیں تو ان کو یہ آواز آتی ہے "یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" (الفجر آیت ۲۸، ۲۹)۔ پس دکھ کی حالت کے بعد جو معاً انتقال ہوتا ہے راحت و آرام میں اور رضا میں اس کا Context بھی تو دیکھیں۔ اس کے مقابلہ میں تو وہ دکھ کتنا معمولی ہے۔ ماں بچہ کا دکھ سہتی ہے یا نہیں۔ کیا ضرورت تھی اللہ کو یہ مصیبت ڈالنے کی لیکن بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جب اس کی پہلی آواز آتی ہے تو ماں اپنے سارے دکھ بھول جاتی ہے اور اسی کے ردعمل کے طور پر زیادہ محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دو بھائی بیرون ملک میں بہتر روزگار کیلئے۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچوں کی صحت و تندرستی کیلئے۔ ایک بھائی کلکتہ میں مبلغ ہیں نمایاں خدمات کیلئے اور بیوی بچوں کی صحت و تندرستی کیلئے نیز خاکسار کے سسرال والے زیر تبلیغ ہیں حقیقی اسلام قبول کرنے کیلئے خاکسار کی تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید سہیل احمد عامل)

مکرم سلیمان خان صاحب شکیلہ بیگم صاحبہ۔ آنسہ راشدہ۔ غزالہ عثمان۔ افتخار احمد خان ان سبھوں کی دینی و دنیاوی ترقیات اور صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت مدر ۲۵ روپے۔ (عثمان خان کرڑاپلی)

☆یوم مسیح موعودؑ کے مبارک موقع پر☆

اسماعیل آباد (ہریانہ) میں جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ

مرکز احمدیت قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان اور دیگر علماء کی شرکت ☆ ہریانہ کے آٹھ اضلاع کی ۳۰ جماعتوں کی شمولیت بین المذاہب اخوت و محبت کے حسین نظارے

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ کو یوم مسیح موعود (۲۳ مارچ) کے مبارک موقع پر اسماعیل آباد ہریانہ میں اپنا پہلا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ جس میں ہریانہ کے آٹھ اضلاع کوروکشیتر، انبالہ، یمنانگر، جند، حصار، پانی پت، کرنال اور کیتھل کی ۳۰ جماعتوں کے احباب نے شرکت کی اسماعیل آباد کے پنچائت بھون میں منعقد ہوا۔

قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان محترم حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت، محترم مبشر احمد صاحب بٹ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور محترم مبارک احمد صاحب چیمہ مہتمم مقامی قادیان کی زیر قیادت انصار و خدام نے شرکت فرمائی۔ اسی طرح دہلی سے مکرم انصار صاحب صدر جماعت دہلی کی زیر قیادت دہلی کی جماعت کے بعض افراد ایک سپیشل بس کے ذریعہ تشریف لائے سٹیج سیکریٹری کے فرائض محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر اخبار بدر و نگران ہریانہ نے سرانجام دیئے۔

جلسہ ٹھیک ڈیڑھ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب شروع ہوا۔ جلسہ سے قبل محترم موصوف نے پنڈال میں ہی نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم حافظ شریف الحسن صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ اور ہندی ترجمہ سنایا۔ عزیز ابن شفیق احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا۔ اور پھر علی الترتیب مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے ہندو مسلم اتحاد کے عنوان پر مولانا حکیم محمد دین صاحب نے عقائد احمدیت کے عنوان پر، مکرم اشرف علی صاحب نے عشق رسول کے موضوع پر اور مکرم انصار احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے قومی ایکتا کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اسماعیل آباد کے گوردوارہ کے ہیڈ گرنتھی سردار گورچرن سنگھ جی اور گوردوارہ سبھا کے صدر سردار امریک سنگھ جی نے بھی موقع کی مناسبت سے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو جو وہ قومی ایکتا کی خاطر کر رہی ہے بے حد سراہا۔ دوران تقاریر مکرم وحید الدین صاحب شمس نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنایا۔

جلسہ کے آخر پر کئی جماعتوں کے صدر صاحبان نے اپنا اپنا تعارف کروایا۔ جن میں مکرم ماسٹر اصغر علی صاحب صدر جماعت باس ضلع حصار، مکرم حبیب الدین صاحب آف جمولہ جند، مکرم مبشر علی صاحب آف اگالن حصار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے جماعت میں شمولیت کی تفصیل بیان کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے صدارتی خطاب فرمایا اور احباب جماعت ہریانہ کو جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور تفصیل سے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اسی طرح تبلیغی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور دُعا کرائی۔

جلسہ کے اختتام کے بعد سٹیج پر ہی آپسی تعارف اور ملاقات ہوئی۔ بعض احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ فوٹو کھنچوائے۔

اس جلسہ کی تیاری میں مکرم میر حسن صاحب، صدر جماعت اسماعیل آباد اور افراد جماعت اسماعیل آباد نے بھرپور تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام مہمانان کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اور دو وقت چائے پلائی گئی۔ جلسہ گاہ کو نہایت عمدہ رنگ سے سجایا گیا تھا۔ اس جلسہ میں کثیر تعداد میں ہندو اور سکھ بھائی بھی شامل ہوئے جبکہ غیر احمدی بھائیوں نے بھی شمولیت فرمائی۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل ہی مرکز قادیان سے مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نگران تبلیغ ہریانہ اسماعیل آباد تشریف لے آئے تھے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مہتاب احمد صاحب مینیجر فضل عمر پریس قادیان اور مکرم اعظم صاحب ڈرائیور بھی چند ایام وقف کر کے تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے انعقاد جلسہ کے سلسلہ میں بھرپور تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

مکرمی منیر احمد صاحب خادم نگران تبلیغی امور ہریانہ مورخہ ۲۱/ مارچ ۱۹۹۷ء کو اسماعیل آباد تشریف لائے تھے جنہوں نے تیاری جلسہ میں بہت قیمتی مشورے دیئے۔ اور کام کو عمدہ رنگ میں کرنے میں بہت مدد دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہریانہ کے مبلغین مکرم طاہر احمد صاحب طارق، مکرم امان علی صاحب مکرم منیر خان صاحب اور مکرم رفیق احمد صاحب معلم وقف جدید کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعوت الی اللہ کی مساعی میں بے حد برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ تلاکور سے مکرم سلیم صاحب اور مکرم کلیم احمد صاحب اور ایک غیر مسلم دوست مکرم اندر جیت صاحب نے بہت تعاون دیا۔ اسی طرح سرپنچ سریش کونسل نے بڑی فراخدلی سے پنچائت بھون میں جلسہ کرنے کی اجازت دی اور مکرم S.P.M صاحب اور S.H.O صاحب نے بھی بھرپور تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(سفیر احمد بھٹی انچارج مبلغ ہریانہ)

درخواست دعا: نصرت گرلز کالج قادیان کی طالبات کے بورڈ و یونیورسٹی کے سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (پرنسپل نصرت گرلز کالج قادیان)

اسلام کی نمائندگی میں

سرب دھرم سمیلن لکھنؤ میں احمدی مبلغ کی تقریر

تہذیب و ادب کے شہر لکھنؤ میں ۹۷۔۱۔۳۰ کو عیسائی بھائیوں کی طرف سے ایک جلسہ "سرب دھرم سمیلن" کے نام سے منعقد ہوا۔ مقررہ تاریخ سے چند روز قبل انہوں نے اسلام کی نمائندگی میں خطاب کیلئے احمدیہ مسلم مشن لکھنؤ سے رابطہ قائم کیا چنانچہ صوبائی امیر محترم چودھری محمد نسیم صاحب کی ہدایت کی روشنی میں محترم مولانا سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ لکھنؤ کی قیادت میں احباب جماعت لکھنؤ نے اس پروگرام میں شمولیت کی پروگرام کا آغاز معروف خوبصورت چرچ جوزف کیتھڈرل ہال لکھنؤ میں شام کے ٹھیک پانچ بجے شروع ہوا۔ چنانچہ مرتب شدہ پروگرام کے مطابق محترم مولانا صاحب موصوف کو خطاب کیلئے باوقار طریق پر مدعو کیا گیا۔ محترم مولوی صاحب موصوف نے اپنے خطاب کو آیات قرآنی و احادیث رسول سے آراستہ کرتے ہوئے حاضرین جلسہ کو مخاطب کیا اور اسلام کی حسین دلکش تعلیمات کو نہایت ہی حسین انداز میں بیان کیا۔ اور محبت بھائی چارے اور رواداری پر اپنی تقریر میں خاص زور دیا حاضرین جلسہ نے بہت ہی پرزور تالیوں کے ساتھ پسندیدگی کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ اس جلسہ میں جہاں لکھنؤ شہر کے معقول تعداد میں معززین شامل ہوئے وہاں پر صوبہ یوپی کے دیگر بڑے بڑے شہروں سے بھی خصوصی طور پر مہمان شریک ہوئے۔

(ڈاکٹر محمد اشفاق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" پر ایک جلسہ

۹۷۔۱۔۲۶ کو یہاں بعد نماز ظہر ٹھیک ایک بجے صد سالہ جشن "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم ایم عبدالحمید صاحب کویا (پرنسپل نودیا ودیالیہ) نے کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پر تبصرہ کیا مکرم مولوی سی.جی. جمال الدین صاحب نے "جلسہ اعظم مذاہب" کے انعقاد کی غرض اور غایت اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی اختتامی تقریر کے بعد ۳ بجے دعا کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔

(کے آئی علی صدر جماعت منی گوئے لکشدیپ)

جماعت احمدیہ کلکتہ میں تربیتی جلسہ

مکرم مولوی منیر احمد صاحب حافظ آبادی کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔ مولوی عزیز احمد صاحب اسلم مبلغ نیپال کی تلاوت اور محترم شہزادہ پرویز صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے حضور انور کا فرمودہ خطبہ جس میں آپ نے واقفین نو بچوں کیلئے خطاب فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ یہ جلسہ انصاراللہ خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ اور واقفین نو بچوں کا مشترکہ جلسہ تھا۔ اس کے بعد مکرم فیروزالدین صاحب انور نے احباب کے سوالوں کا جواب دیا مکرم حمید کریم صاحب نے عبادت کے موضوع پر ایک تقریر کی اور مکرم مولوی محمد وسیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ بعدہ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کو اپنا سالانہ صوبائی اجتماع بمقام حیدر آباد منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مورخہ ۲۔ ۳ اور ۱۰ نومبر کو سالانہ اجتماع جوبلی ہال میں منعقد کیا گیا اور اجتماع گاہ کو خوشنما بینرز اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے نہایت سلیقے کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا کی زیر صدارت اجتماع کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مطابق اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ عہد نامہ اور نظم کے بعد حضور اقدس کا روح پرور پیغام اور حضرت سعیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا پیغام لجنہ کے نام پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد مقابلہ حفظ و حسنِ قرأت، نعت خوانی، مقابلہ تقاریر معیار اول و دوئم، مقابلہ فی البدیہہ تقاریر و مقابلہ دینی معلومات و معائنہ مشاہدہ عمل میں آئے۔ دورانِ مقابلہ جات محترمہ امتہ النعیم بشیر صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد و محترمہ فرحت الہ دین صاحبہ نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس اجتماع میں مندرجہ ذیل جماعت کی ممبرات کثیر تعداد میں شامل ہوئیں:

حیدر آباد۔ ۲۷۸، سکندر آباد۔ ۳۵، جڑچرلہ۔ ۱۵، چنتہ کنٹہ وڈمان۔ ۲۳، ظہیر آباد۔ ۳، کاماریڈی۔ ۳، چندہ پور۔ ۳

لجنہ و ناصرات کے مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ صوبہ جات سے آنے والی مہمان ممبرات کیلئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسرے دن اجتماع کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ تمام کارروائی خیر و خوبی سے پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق ملے۔ آمین۔

(بشریٰ مبارکہ۔ نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد)

ولادت

میری بیٹی ڈاکٹر فوزیہ مسرت احمد اہلیہ شکیل احمد صاحب حال مقیم امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹۷۔۳۔۲ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے ازراہ شفقت حضور انور نے نومولود کا نام "عمر یحییٰ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو میں شامل ہے۔ احباب سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید سجاد احمد)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال ۱۶/ اگست ۹۷ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلے کی شرائط:

۱۔ درخواست دہندہ وقفِ زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔
۲۔ جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔
۳۔ کم از کم میٹرک پاس یا اس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔
۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔
۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ غور ہو سکے گا۔
۶۔ حفظ کلاس کیلئے عمر ۱۲/ ۱۰۔ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔
۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلے کیلئے موزوں ہے۔
۸۔ درخواشت دہندہ اپنے سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت یا صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۰/ جولائی ۹۷ء تک ارسال کریں۔

تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔
امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے کپڑے وغیرہ لے کر آئیں۔

سلیبس

تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا۔
اردو: مضمون۔ درخواست
انگریزی: مضمون۔ درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی۔ انگریزی سے اردو۔ گرامر۔
انٹرویو: اسلامیات۔ احمدیت۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ۔ تلاوت قرآن پاک۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

جماعت ہائے کیرلہ کی کامیاب سرگرمیاں

خدا کے فضل وکرم سے جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ تبلیغ۔ تعلیم تربیت اور خدمت خلق کے میدانوں میں دن رات مصروف رہتی ہیں۔

سکولز۔ صوبائی امارت کے تحت کیرلہ کے چار مقامات کالیکٹ۔ کوڑالی۔ کرولائی اور پینگاڑی میں فضل عمر انگلش پبلک سکولز نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اس کا معیار تعلیم اونچا ہونے کی وجہ سے احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم طلباء بہت ذوق وشوق سے سکولوں میں داخل ہو رہے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال۔ پچھلے ڈیڑھ سال سے فضل عمر ہسپتال بھیم ناڈ مقام میں بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اب تک دوپہر سے شام تک ہی ہسپتال کھلا رہتا تھا لیکن یکم مارچ سے صبح ۹ بجے تا شام ساڑھے ۵ بجے ہسپتال کھلا رہتا ہے۔ ایک لیڈی ڈاکٹر شری متی وی سی گپتا M.B.B.S دن بھر کے لئے ہمیں دستیاب ہیں۔

مفت میڈیکل کیمپ۔ مورخہ ۲/ مارچ بروز اتوار صبح ۱۰ بجے سے شام ۴ بجے تک اسی ہسپتال میں ایک فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ اس کیمپ میں مندرجہ ذیل ڈاکٹروں نے اپنی خدمات پیش کیں۔

۱۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب سینئر سیویل سرجن AM ہسپتال کرونا گیلی۔ ۲۔ ڈاکٹر نماد عبدالجلیل میڈیکل آفیسر سول سرجن AM ہسپتال کرونا گیلی ۳۔ ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کالیکٹ۔ ۴۔ ڈاکٹر ساجد احمد صاحب۔ Children Specialist ایم آئی ایم ہسپتال متانور۔ ۵۔ ڈاکٹر واسودیون اور ڈاکٹر شریمتی وی سی گپتا۔

اس میڈیکل کیمپ میں ان ڈاکٹروں کے پینل نے ۱۱۸ عورتوں ۹۶ بچوں اور ۸۷ مردوں کی بیماری کی تشخیص اور ان کا علاج تجویز کیا۔ نیز ہزاروں روپے کی دوائیاں مفت تقسیم کیں۔ ڈاکٹروں کے معائنہ۔ تشخیص اور جذبہ خدمت خلق سے لوگ بہت متاثر ہیں اور رطب اللسان ہیں اور جماعت احمدیہ کی خدمت کی ان سرگرمیوں سے لوگ بہت متاثر ہیں۔

تبلیغ۔ مختلف میدانوں میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کی وجہ سے حق وصداقت کے دشمنوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے اور جماعت کے خلاف ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ چنانچہ کیرلہ کے مختلف مقامات میں جماعت احمدیہ کے خلاف جلسے کر کے مخالفین اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جس جس مقامات میں مخالف جماعتیں جلسے کر کے زہر پھیلا رہی ہیں ان تمام مقامات میں جوابی جلسے کر کے ان کا تعاقب کرتے ہیں اور ان زہروں کو تریاق میں تبدیل کر رہے ہیں۔ اس سے یہ فائدہ ہو رہا ہے کہ ہماری جوابی تقریروں کو سننے کیلئے غیر معمولی طور پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ آرہے ہیں اس طرح وسیع پیمانے پر کیرلہ بھر میں احمدیت کی تبلیغ کی توفیق مل رہی ہے۔

Sports Meet۔ صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مورخہ یکم اور ۲/ مارچ کو کوڑیتھور میں ایک دو روزہ Sports Meet منعقد ہوا۔ کیرلہ کے Olimfrion عبدالرحمٰن نے افتتاح کیا۔ کیرلہ کی ۲۰/ مجالس میں سے ۲۵۰ خدام نے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ ۲/ مارچ کو شام ۵ بجے منعقدہ تربیتی اجلاس میں محترم صوبائی امیر اور خاکسار نے مخاطب کیا اور مقابلہ جات میں اول اور دوئم آنے والوں کو محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔
مورخہ یکم مارچ رات کے ۹ بجے تا ۱۱ بجے سوال وجوابات کی مجلس منعقد ہوی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب نے سوالات کے جواب دیئے مورخہ ۲ مارچ کو بعد نماز فجر خاکسار نے تربیتی تقریر کی اور بعد ظہر وعصر ایک نکاح کا اعلان کیا خدا کے فضل سے یہ Sports meet بھی بہت کامیابی سے اختتام پذیر ہوی۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری تمام سرگرمیوں اور کوششوں میں کامیابی اور برکت عطا فرمائے۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

بقیہ۔ خطبہ جمعہ ۷/ فروری ۱۹۹۷ء

یہ جمعۃ الوداع آپ کی بدیوں کو وداع کرنے کا جمعہ بن جائے گا۔ ہر اس چیز کو وداع کرنے کا جمعہ بن جائے گا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ہر اس چیز کے استقبال کا جمعہ بن جائے گا جو خدا کو پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ ثانیہ سے قبل حضور انور نے فرمایا:۔)

"اس جمعہ میں جو دعائیں آپ کو بتائی گئی ہیں امام صاحب نے اس سے پہلے جو مجھے آواز پہنچ رہی تھی آپ کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی ان کو یاد رکھیں مگر وہ محض انفرادی دعائیں تھیں زیادہ تر توجہ اجتماعی دعاؤں کی طرف کریں۔ سارے بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کریں۔ تمام جماعت احمدیہ کے مفادات کے لئے دعائیں کریں۔ ان تمام نقصانات سے بچنے کے لئے دعائیں کریں جو جماعت کی راہ میں اتفاقاً یا گھات لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور بالارادہ شرارت کے ساتھ پیدا ہو رہے ہیں۔ تو یہ جو وقت ہے جمعۃ الوداع کا یہ بہت برکتوں والا وقت ہے اس سے کوئی انکار نہیں۔ مگر جہاں اپنے لئے وہ دعائیں کریں میں نے ابھی جن کی طرف متوجہ کیا ہے وہاں بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرنا، اسلام کے اعلیٰ تقاضوں کے لئے دعائیں کرنا، احمدیت کے حق میں اور ہر شر سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانے اور رہنے کی دعائیں کرنا، ان دعاؤں کو خصوصیت سے اہمیت دیں تو چھوٹے موٹے روزمرہ کے جو آپ کے کام اور ضرورتیں ہیں وہ ان دعاؤں کے سائے میں آپ ہی آپ ٹھیک ہو جایا کرتی ہیں۔
یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کا دل اللہ کے کاموں میں اٹک جائے اور اللہ کے مفادات کی طرف دعاؤں میں توجہ پیدا ہو تو بسا اوقات اپنے لئے دعا مانگیں یا نہ مانگیں اللہ تعالیٰ خود ہی ان باتوں کا دھیان کرتا ہے۔

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

طالبان دُعا۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگو لین کلکتہ 700001
فون نمبرز۔ 2430794,241652,248522

ارشاد نبوی ﷺ
اِجْتَنِبُو الْغَضَبَ
ترجمہ۔ سخت غصے سے بچو۔
منجانب یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

لولاك لما خلقتُ الافلاك
ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین وآسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر۔ 629443

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

VOL - 46 THURSDAY, APRIL 17th 1997 ISSUE NO- 16

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر ۲۴)

سی کوٹا ویروسا

CICUTA VIROSA

(Water Hemlock)

سی کوٹا ویروسا تشنجات کی چوٹی کی دوا ہے۔ تشنج اور تشنجی جھٹکے اس کی خاص علامت ہے۔ اگر اعصابی نظام میں بے چینی اور زود حسی پیدا ہو جائے اور معمولی دباؤ سے اعصاب جھنجھنا اٹھیں تو تشنج شروع ہو جاتا ہے جو جسم کے مرکز سے کناروں کی طرف حرکت کرتا ہے۔ سی کوٹا کی یہ علامت تشنج کی دوسری دواؤں سے بالکل برعکس ہے کیونکہ تشنجی کیفیت عموماً ہاتھ کی انگلیوں اور پاؤں کے تلووں سے شروع ہو کر اوپر جسم میں منتقل ہوتی ہیں لیکن سی کوٹا ویروسا میں اگر معدے میں تشنج ہو تو وہ حرکت کرکے باقی اعضاء میں پھیل جاتا ہے یا گردن میں اکڑاؤ اور تشنج شروع ہو تو وہ جسم کے نچلے حصوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ مرکز سے کناروں کی طرف حرکت سی کوٹا ویروسا کی علامت ہے اور اعصاب کی بے چینی تشنج پر منتج ہوتی ہے معمولی سا دباؤ بھی تشنج کا موجب بن جاتا ہے۔ سپی سی فیوجا میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے کہ مریض جس کروٹ لیٹے وہاں دباؤ سے تشنج شروع ہو جائے گا۔

سی کوٹا ویروسا میں تشنج کا آغاز معدہ یا دل کے اردگرد سنسناہٹ سے ہوتا ہے جو تشنج میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اعصاب کو زخم پہنچیں، کوئی چوٹ لگ جائے یا کانٹا چبھ جائے تو اس کے نتیجہ میں درد اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ان ماؤف حصوں میں تشنج ہو جائے تو سی کوٹا ویروسا مفید ہے۔ آرنیکا اور لیڈم بھی بہت مؤثر دوائیں ہیں ان کے علاوہ ہائی پیریکم، سٹیفی سیگریا، روٹا بھی اعصاب کے زخمی ہونے اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تکلیفوں میں بہت مفید دوائیں ہیں۔

سی کوٹا ویروسا کی بعض علامات Catalepsy سے بھی ملتی ہیں اس بیماری میں ذہن تشنج کے نتیجہ میں عارضی طور پر سن ہو جاتا ہے۔ مریض یہ فراموش کر دیتا ہے کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ دماغ میں ایک لہر سی اٹھتی ہے جس کے نتیجہ میں گرد و پیش سے کلیتہً بے تعلق ہو جاتا ہے اس بیماری میں سی کوٹا ویروسا بہت اہم دوا ہے۔

Catalepsy اور Apoplexy میں یہ فرق ہے کہ Apoplexy میں مریض دماغ میں خون جمنے کے نتیجہ میں بالکل بے حس و حرکت اور مفلوج سا ہو جاتا ہے لیکن Catalepsy میں بظاہر وہ غافت سا دکھائی دیتا ہے لیکن اس سے کوئی بات کی جائے تو اس کا درست جواب دیتا ہے۔ بعد ازاں اسے بالکل یاد نہیں رہتا کہ کیا ہوا تھا۔ حال کے واقعات کو ماضی سے ملا دیتا ہے۔ پرانے دوست کو مل کر بہت حیران ہوتا ہے کہ شاید اس سے پہلے بھی ملا ہوا ہوں۔

سی کوٹا ویروسا Opisthotonos میں بھی بہت مفید ہے۔ یہ وہ بیماری ہے جس میں سر، گردن کے عضلات تشنج کی وجہ سے پیچھے کی طرف کھنچ جاتے ہیں۔ سی کوٹا ویروسا میں تشنج گردن کے پیچھے ہوتا ہے اور مریض پیچھے کی طرف کمان کی طرح اکڑ جاتا ہے اس کے علاوہ ورم الدماغ (مینجائٹس) کی بیماریوں میں پیدا ہونے والی اینٹھن کے لئے بھی بہت مفید دوا ہے۔ مرگی کے دورہ میں بھی اگر مریض غش کھا کر پیچھے کی طرف گرے تو اس میں بھی سی کوٹا بہت مؤثر ہے اسی طرح مرگی سے ملتی جلتی بیماریوں میں اور چوٹ کے نتیجہ میں پیدا شدہ تکلیفوں میں بھی بہت مفید ہے۔ اگر اس کی خصوصی علامات دباؤ سے تشنج اور تشنج مرکز سے باہر کی طرف جائے بھی پائی جائیں گی......؟

سی کوٹا ویروسا کی عمومی پہچان سے تعلق رکھنے والی ذہنی علامات نیٹرم میور سے مشابہہ ہوتی ہیں۔ اور تشنجی دورے معدہ کی خرابی سے ہوں تو نکس وامیکا کی علامت ہے۔ اگر بوڑھے آدمیوں میں آرٹیرو سکلروسس کی بیماری کی وجہ سے شریانیں تنگ ہو جائیں اور دماغ میں خون کا دوران پوری طرح سے نہ ہو تو ایسے مریضوں کا معدہ خراب ہونے پر یہ دورے برین فِٹ پڑنے لگتے ہیں۔ اس میں نکس وامیکا علاج ہے۔ سی کوٹا ویروسا کی بیماریاں اعصاب سے تعلق رکھتی ہیں اگر معدے کے اعصاب میں تشنج ہو تو پھر یہ دوا ہوگی ورنہ معدے کی عمومی خرابی سے اس کا کوئی تعلق نہیں اس فرق کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

سی کوٹا ویروسا کے مریض کی ایک ذہنی علامت یہ ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کے مزہ میں تفریق نہیں کرسکتا۔ دماغ کی شناخت ختم ہو جاتی ہے، مزہ چکھنے کے غدود متاثر ہوتے ہیں، زود حسی کے بجائے بے حسی کی کیفیت ہوتی ہے کچی اور پکی ہوئی چیزوں میں فرق نہیں کرسکتا دونوں شوق سے کھا لے گا۔ بعض بچے کوئلہ، مٹی، چونا، کاغذ وغیرہ کھاتے ہیں۔ کیلشیم کی کمی کی وجہ سے یہ عادت پڑ جاتی ہے اس کا دماغی بیماری سے کوئی تعلق نہیں ہے اس فرق کو یاد رکھیں۔

سیکوٹا کا مریض بچوں والی حرکتیں کرتا ہے بستر پر چھلانگیں لگائے گا عجیب و غریب باتیں کرے گا، ناچے گائے گا وہ بچوں کی طرح چیختا ہے۔ بے وقوفانہ خیالات رکھتا ہے۔ اگر مرگی کے دورے سے پہلے یا تشنج سے پہلے شدید خوف پیدا ہو تو اس صورت میں ایکونائٹ ایک ہزار کی طاقت میں فوری فائدہ پہنچاتی ہے لیکن چھوٹی طاقت میں کام نہیں کرتی۔ یہ عارضی اثر کرنے والی دوا ہے۔ مستقل فائدہ نہیں پہنچاتی۔ سی کوٹا ویروسا ایسے خوف میں چوٹی کی دوا ہے۔ جب ایسا مرض تشنج کی حالت سے باہر آتا ہے تو خوف غم میں تبدیل ہو جاتا ہے اداسی چھا جاتی ہے یہ ایک زائد علامت ہے جو سی کوٹا ویروسا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

سی کوٹا ویروسا پرانی چوٹوں سے پیدا شدہ تکالیف میں بھی مفید ہے خصوصاً سر چوٹوں کے بداثرات بعض اوقات فالجی بیماریوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر نیٹرم سلف اور آرنیکا چوٹی کی دوائیں ہیں ان کے بعد اوپیم اور ہلیبم کا نمبر آتا ہے۔ اگر وہ چوٹ تشنج میں تبدیل ہو جائے یا سر میں چوٹ لگنے کے بعد مرگی کے دورے پڑنے لگیں تو سی کوٹا ویروسا خدا کے فضل سے چوٹی کی دوا ہے۔ وہ چوٹ کے بہت پرانے اثرات کو مٹانے میں بھی کامیاب ہو جاتی ہے۔ اگر چوٹ کے نتیجہ میں بھینگاپن پیدا ہو جائے تو سی کوٹا ویروسا ہی اصل دوا ہے اس سے پہلے آرنیکا اور نیٹرم سلف بھی ضرور دینی چاہیے۔ اگر خوف کے نتیجہ میں آنکھیں اوپر کو چڑھ جائیں، پتلیاں پھیل جائیں اور بھینگاپن پیدا ہو تو سی کوٹا ویروسا اچھی اور فوری اثر کرنے والی دوا ہے۔

سی کوٹا ویروسا کی جلدی علامات کا اعصاب سے تعلق ہے۔ مثلاً حجامت کے بعد پیدا ہونے والی خارش کا اعصاب سے تعلق ہے کیونکہ استرا چلنے سے اعصاب میں سخت تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اور بالوں کے کناروں کے اعصاب بہت زود حس ہو جاتے ہیں۔ اعصابی تکلیفیں جلد میں منتقل ہو جائیں تو اس کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے سیکوٹا کی واضح علامات موجود ہوں تو یہ دوا کام کرے گی۔ ہاتھوں اور چہرے پر مٹر کے دانوں کے برابر ابھار بن جاتے ہیں۔ ایگزیما میں خارش نہیں ہوتی بلکہ دانوں پر سخت لیموں کے رنگ کا کھرنڈ بن جاتا ہے۔

مچھلی کا کانٹا گلے میں پھنس جائے تو سلیشیا فوراً اثر کرتی ہے لیکن اگر بعد میں گلے میں تشنج اور بے چینی پیدا ہو تو سیکوٹا سے آرام آئے گا۔

سی کوٹا ویروسا میں تمام اعضاء میں لرزہ سا طاری ہو جاتا ہے بازؤں اور ٹانگوں میں کمزوری کا احساس، اچانک جھٹکوں کے بعد شدید کمزوری محسوس ہوتی ہے، ٹانگیں لڑکھڑاتی ہیں اور جسم کا بوجھ برداشت نہیں کرسکتیں۔ چکر آتے ہیں سوتے ہوئے سر پر پسینہ آنا بھی سی کوٹا ویروسا کی خاص علامت ہے۔ سیکوٹا کی آنکھوں کی ایک علامت یہ ہے کہ پڑھتے ہوئے حروف نظر سے غائب ہو جاتے ہیں چیزیں نزدیک آتی ہوئی اور دور ہٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں قوت سامعہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ نگلنے میں سخت دقت ہوتی ہے، گلا خشک، غذا کی نالی میں تشنج، سخت پیاس، جلن، ہچکی، ریاح، پیٹ میں اپھارہ بھی سی کوٹا ویروسا کی علامات ہیں۔ صبح کے وقت اسہال اور پیشاب کی نہ ختم ہونے والی خواہش بھی موجود ہوتی ہے۔ سینہ میں تنگی اور گھٹن کا احساس سانس لینے میں دقت، آلات تنفس کے عضلات میں تشنج، سینے میں گرمی کا احساس بھی سی کوٹا ویروسا میں پایا جاتا ہے۔

خواتین میں حیض کے ایام میں رحم اور دپچی میں شدید کھنچنے والا درد، وضع حمل کے وقت اور بعد میں تشنجی دورے پڑتے ہیں۔

سی کوٹا ویروسا میں بیماریاں چھونے سے، ٹھنڈی ہوا کے جھونکے سے، چوٹوں سے اور تمباکو کے دھوئیں سے بڑھ جاتی ہیں۔ گرمی سے آرام آتا ہے۔

سنکونا آفیسی نالس

CINCHONA OFFICINALIS

(China)

چائنا سنکونا کے درخت جس کے چھلکے سے کونین نچوڑی جاتی ہے تیار کی جاتی ہے۔ ہومیوپیتھک کتب میں اس کا نام سنکونا ہے لیکن چائنا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بہت اچھی اور مفید دوا ہے۔ ملیریا بخار کے بعد ظاہر ہونے والے بداثرات میں بہت مفید ہے۔ ملیریا کا شاید ہی کوئی ایسا مریض ہو جس کا سنکونا سے علاج نہ ہوا ہو۔ اس کی علامتیں بخار پر غالب آ جاتی ہیں اور ملیریا کو دبا دیتی ہیں۔ ملیریا کے اکثر مریضوں میں یہ علامتیں دبی ہوئی حالت میں موجود رہتی ہیں، ان کے لئے چائنا بہترین دوا ہے اس پہلو سے ملیریا کے بداثرات اور اس کی دبی ہوئی علامتیں چائنا کے دائرہ اثر میں آتی ہیں۔ کبھی کبھی یہ ملیریا میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے اگر اس کی یہ خاص علامت نمایاں ہو کہ مریض سردی میں بھی شدید پیاس محسوس کرے جب سردی بخار کی گرمی میں تبدیل ہو رہی ہو تو پیاس بالکل غائب ہو جاتی ہے، بخار شدت سے چڑھ جائے تو پھر دوبارہ سخت پیاس لگتی ہے۔ یہ علامت موجود ہو تو چائنا ملیریا کی چوٹی کی دوا ہے لیکن یہ کبھی بھی چڑھتے ہوئے بخار میں نہیں دینی چاہیے۔ دوا دینے کا بہترین وقت وہ ہے جب بخار اتر رہا ہو پھر یہ دوا لگے بخار کے حملہ کو روک دیتی ہے یا مرض کی علامتوں کو بہت کمزور کر دیتی ہے۔ چڑھتے ہوئے بخار میں دوا دینے سے بہت غلط رد عمل ظاہر ہوتا ہے میں نے خود اپنی ذات پر تجربے کئے ہیں ایک دفعہ چڑھتے ہوئے بخار میں دوا کھانے سے اتنا شدید رد عمل ہوا کہ زندگی خطرہ میں پڑ گئی پھر خدا نے فضل فرمایا میں نے نکس وامیکا کی ایک دو خوراکیں کھائیں شاید یہ چائنا کا تریاق ثابت ہوئی ہو۔ ملیریا میں جب بخار اتر رہا ہو تو اس وقت دوا بہت مؤثر ثابت ہوتی ہے اس کی مثال یوں سمجھ لیں کہ جیسے جنگ کے دوران جب دشمن نے حملہ کیا ہو تو سامنے سے ٹکر لینا جرنیلوں کے نزدیک مسلمہ طور پر غلط ہے وہ انتظار کرتے ہیں کہ دشمن اپنے جوش کا مظاہرہ کرے پھر ایک طرف سے حملہ کیا جاتا ہے، ملیریا بخار کی جنگ میں بھی میرے نزدیک یہی بہترین لائحہ عمل ہے جو کارآمد ہے۔ جب دشمن کا زور ٹوٹ جائے تو وہ وقت جوابی حملہ کرنے کا ہے ملیریا کے جراثیم بھاگ کر جگر میں پناہ لیتے ہیں اس وقت جب وہ جگر میں جا رہے ہوں جوابی حملہ کرکے انہیں تہس نہس کیا جاسکتا ہے۔ اگر زندہ بچ گئے تو پھر نکلیں گے لیکن کمزور ہونگے پھر انتظار کریں۔ بخار ختم ہونے لگے تو پھر جوابی حملہ کریں۔ اگرچہ بظاہر یہ فلسفیانہ بات ہے لیکن ایک ٹھوس حقیقت ہے اور میں بارہا تجربہ کرچکا ہوں اور بہت سے ہومیوپیتھک معالجین بھی اس کی گواہی دیں گے۔ ملیریا کے خلاف جوابی حملے کا بہترین وقت وہ ہے جب بخار ٹوٹ رہا ہو یا ٹوٹ چکا ہو لیکن میں نے دیکھا ہے کہ ٹوٹتے ہوئے بخار میں علاج زیادہ مؤثر ہے۔ اگر بخار ٹوٹ جائے تو بعد میں بعض اوقات جراثیم غائب ہو چکے ہوتے ہیں اور اس وقت حملہ اتنا مفید نہیں ہوتا۔ ٹوٹتے بخار میں ایک ہزار طاقت کی دو تین خوراکیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

ملیریا بخار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کمزوری اور دیگر علامات کو دور کرنے کے لئے بھی چائنا بہت مفید دوا ہے۔ اس کا مریض چھونے سے سخت زود حس ہو جاتا ہے، حرکت سخت تکلیف دیتی ہے اور ٹھنڈی ہوا ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ تمام اعصاب زود حس ہو جاتے ہیں دماغی و جسمانی کمزوری چائنا کی خاص علامت ہے۔ مریض بے حد چڑچڑا، لاپرواہ، مایوس اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ خیالات میں یکسوئی نہیں رہتی، دوسروں سے بات چیت کرتے ہوئے سلسلہ کلام ٹوٹ جاتا ہے۔ سر میں شدید درد جو گردن تک پھیلتا ہے۔ دبانے سے اور گرم کمرے میں تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ پیشانی میں دھڑکن محسوس ہوتی ہے مریض ہلکا دباؤ برداشت نہیں کرسکتا جبکہ بھرپور دباؤ سے آرام آتا ہے۔ لمس، ہوا کے جھونکوں اور کسی چیز کی دھمک سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے گرد نیلگوں سیاہی مائل حلقے پڑ جاتے ہیں۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے آنکھیں زرد ہوتی ہیں اور دباؤ محسوس ہوتا ہے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ عارضی اندھاپن بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

نظام ہضم سست پڑ جاتا ہے۔ پھل اور کھٹی چیزیں کھانے سے معدہ میں درد ہوتا ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا، پیٹ پھول جاتا ہے، پتہ میں درد کے لئے بھی چائنا مفید ہے اگر جگر اور تلی میں سوزش ہو اور یرقان کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو چائنا مفید ہے۔

چائنا کے مریض میں بآسانی خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے گلے، ناک اور رحم سے خون جاری ہو جاتا ہے جس کے ساتھ تشنجی علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ حیض وقت سے بہت پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ لیکوریا میں بھی خون کی آمیزش ہوتی ہے، وضع حمل کے وقت سیلان خون کی وجہ سے دردیں رک جائیں اور تشنج شروع ہو جائے تو چائنا بھی ایک مفید دوا ہے۔ اگر مریضہ میں اس کی دیگر علامتیں بھی پائی جائیں۔ نفاس کا خون بھی لمبا عرصہ جاری رہتا ہے جس میں سخت بدبو ہوتی ہے۔

چائنا کے مریض کے بازؤں اور ٹانگوں میں موچ آنے کی طرح کا درد ہوتا ہے اور جھٹکے لگتے ہیں، عضلات میں تشنج اور اکڑاؤ، مرگی کی طرح کا تشنج اور فالجی کمزوری بھی چائنا کی علامت ہے۔ خون کا دوران سر کی طرف ہوتا ہے، کانوں میں گھنٹیاں بجتی ہیں اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ ہیجانی کیفیت میں مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اخراجِ خون کے بعد کمزوری کی وجہ سے مریض بے چین رہتا ہے اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ سیلانِ خون اور بچوں کو دودھ پلانے کے نتیجہ میں خون کی کمی ہوتی ہے، خون نہیں بنتا۔ رات کے وقت بہت پسینہ آتا ہے، جلد پر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے ایک ہاتھ ٹھنڈا اور ایک گرم۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں۔ چائنا میں مسوڑھے سوج جاتے ہیں اور دانت ہلنے لگتے ہیں چباتے ہوئے سخت درد اور محسوس ہوتا ہے کہ دانت لمبے ہوگئے ہیں۔ مونہہ کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور خوراک بھی کڑوی اور نمکین لگتی ہے اور مریض ایسی خوراک سے نفرت کرتا ہے۔ دودھ پینے سے بھی معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ مزمن اسہال جو رات کو بڑھ جاتے ہیں جبکہ پیڑولیم میں اسہال دن کے وقت شروع ہوتے ہیں۔

جلسہ وقفِ نو کلکتہ

مورخہ ۹۷-۳-۹ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کلکتہ میں واقفین نو کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے فرمائی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار ایاز احمد بھٹی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات بابت واقفین نو پڑھ کر سنائے بعدہ محترم وکیل اعلیٰ صاحب نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی اور دعا کرائی اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی قبول فرمائے۔ آمین۔

(ایاز احمد بھٹی سیکرٹری وقف نو کلکتہ)

سیٹنگ و ڈیزائیننگ: کرشن احمد۔ نورالدین چراغ۔ مصباح الدین قادیان